www.novelsclubb.com
عباد الرحمٰن
از نور عارف

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# عبادالرحمٰن

## ازنورعارف

عبادالرحمٰن

ازقلم

نورعارف

قسط نمبر 11

www.novelsclubb.com

!نصیب دعا کا محتاج ہے

محبت چاہت کی محتاج ہے!"سیاہ دیوار پر سفید حروف سے لکھی گئی سطر نے اسکی توجہ" اپنی جانب کھینچی تھی۔سہہ پہر کے ٹھنڈے سورج کی دھیمی روشنی میں دیوار پر ایک سایہ ابھرا تھا۔دو لمحے کھڑے ہو کر بغیر پلکوں کو جھپکے اس سائے نے وہ سطر ایک سے زیادہ بار

پڑھی اور جھک کر زمین سے چونے کے پتھر کا چھوٹا سا ٹکرا اٹھایا جو وہاں جگہ جگہ پڑے تھے اوراس سطر پر کاٹنے کے انداز میں ایک سیدھی لکیر کھینچ دی۔ گہری سوچ کے زیرِ اثر اس نے کٹی ہوئی سطر کو کچھ لمحے دیکھا اور عین اسکے نیچے اپنی تحریر لکھ کر وہ سایہ قدم قدم آگے بڑھ گیا۔

محبت نصیب کی محتاج ہے،"

اسے صورت، سیرت اور دولت سے غرض نہیں۔

جن کے نصیب میں محبت ہوتی ہے،

انہیں بن مانگے محبت کسی نعمت کی طرح عطا کر دی جاتی ہے۔

لیکن جن کے نصیب میں محبت نہیں ہوتی،

" ! وہ سو جتن کر کے بھی نامراد ٹھہرتے ہیں

•••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

نیلے تھال جیسے آسمان پر تیرتے بادلوں کے سفید روؤں کے عین نیچے وہ لکڑی کے چھوٹے میز پر آنکھیں بند کیے خاموشی سے بیٹھی خنک ہوا کی سرسراہٹ سن رہی تھی۔اس نے بازوؤں پر سیاہ چادر لپیٹی ہوئی تھی اور سیاہ ادھ کھلے بال کیچر میں مقید تھے۔یہ بارش سے کچھ دیر پہلے کا موسم تھا اور وہ اداس تھی۔

نومبر کا اخیر چل رہا تھا سردی دن بادن بڑھ رہی تھی۔

کچھ لمحوں بعد اس نے ہاتھ میں تھا ما زپ لاک بیگ دیکھا اس کے اندر سیاہ پتھر جیسا کچھ چمک رہا تھا۔کچھ لمحوں بعد اس نے وہ زپ لاک بیگ ایک طرف رکھ دیا۔کل اسے ہسپتال سے کال موصول ہوئی تھی اور آج اسے ہسپتال بلایا گیا تھا اسکے آنر کے لیے ہسپتال کی جانب سے ایک تقریب منعقد کی گئی تھی اس نے ڈاکٹر شاہد کے اصرار کے باوجود بھی اس تقریب میں شرکت نہیں کی تھی۔یہ تقریب ایک دکھاوا تھا، جس میں اسے بلا کر تصویریں کھنچوا کر ہسپتال کے ڈائریکٹر صاحب میڈیا میں اپنی عزت بحال کرنا چاہتے تھے، اسے اب انکی طرف سے دی گئی عزت کی ضرورت نہیں تھی۔

اس نے زپ لاک بیگ اٹھایا اور میز سے اٹھ کھڑی ہوئی اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔

مستقیم جبرائیل کل واپس کراچی جاچکا تھا، زرش کو امید تھی کہ وہ اسے جانے سے پہلے کچھ کہے گا یا کچھ پوچھے گا مگر وہ کچھ بھی کہے یا پوچھے بغیر واپس چلا گیا۔

مگر وہ اسکی خاموشی کے باوجود اسکی آنکھوں میں موجود شکوہ چاہ کر بھی نظر انداز نہیں کر پائی تھی۔

نیچے آئی تو مائرہ کو لاونج میں بیٹھے کسی سوچ میں پایا۔

کہاں تھی؟"اسے لاؤنج میں داخل ہوتا دیکھ مائرہ نے سوال کیا۔"

اوپر!"زپ لاک بیگ لاؤنج میں میز پر پڑی کتاب کے نیچے رکھتے ہوئے اس نے کہا تھا۔"

"آج ہاسپٹل کیوں نہیں گئی؟آج تو کوئی ایونٹ تھا نا؟"

ہمم!دل نہیں چاہا!" گرم چادر اتار کر صوفے پر رکھتے ہوئے وہ بے دلی سے بولی تو مائرہ" نے اسے بغور دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

دل کیوں نہیں چاہ رہا؟آج تو تمہیں ضرور جانا چاہیے تھا تا کہ تمام وہ لوگ جو تمہیں غلط" "سمجھ رہے تھے انکا منہ بند ہو جاتا۔

جو مجھے غلط سمجھتے ہیں انکا منہ پہلے سے ہی بند ہے۔"صوفے پر ریلیکس سے انداز میں بیٹھتے ہوئے وہ بولی تھی۔

پھر بھی یہ فیوچر میں تمہارے کیریئر کے لیے اچھا ثابت ہوگا۔تم اس ایونٹ میں جاکر تقریر کرتی تو تمہاری ریپوٹیشن میں بھی اضافہ ہوتا۔"مائرہ کی بات پر وہ خاموش ہی رہی۔

زرش تم کم از کم میری سمجھ سے باہر ہو۔مجھے سمجھ نہیں آتا تم چاہتی کیا ہو اور کرتی کیا ہو؟"زرش کی خاموشی پر مائرہ چڑی تھی اور زرش مسکرائی تھی۔

مجھے لے کر اتنا پریشان کیوں رہتی ہو؟ کبھی میری شادی اور کبھی میرا کیریئر؟"وہ مسکرا کر پوچھ رہی تھی۔

کیونکہ تم واحد میری سمجھ سے باہر ہو،میں جیسے ہی تمہیں سمجھنا شروع کرتی ہوں تمہاری پرسنیلٹی کا کوئی اور رخ سامنے آجاتا ہے۔"مائرہ کی بات پر زرش ہنس دی تھی۔

"اچھا ایسا کیا؟"

مجھے لگا تھا تمہاری کورٹ میں بے گناہی ثابت ہو جانے کے بعد تم خوش ہو گی لیکن ایسا کچھ نہیں ہے تم پہلے سے زیادہ دکھی لگتی ہو، ایسا کیوں ہے؟" مائرہ کی بات پر زرش کے چہرے پر ایک سوچ ابھری تھی۔

مائرہ! میری زندگی میں کہیں کوئی کمی ہے۔" بہت سوچ کر وہ بولی تھی۔"

کچھ ہے ایسا جو میں بھول رہی ہوں۔" اپنی کاٹن کی شرٹ کے پرنٹ پر انگلی پھیرتی ہوئی " وہ بولی تھی۔

میں جب اپنے پاس اللہ کی نعمتیں دیکھتی ہوں تو سب ہوتا ہے میرے پاس لیکن پھر بھی" ایک بے چینی سی ہے جیسے میں کچھ بھول رہی ہوں، کوئی کمی ہے، کچھ ہے ایسا جسکی میرے دل کو، میری روح کو شدت سے چاہت ہے لیکن میں اس سے انجان ہوں۔" مائرہ نے اپنا ماتھا ماتھا یہی وجہ تھی کہ زرش اسکی سمجھ سے باہر تھی۔

پتہ ہے تم ان لوگوں جیسی باتیں کر رہی ہو جنکا محبوب بچھڑ گیا ہو، خیر بڑے ابا نے" "تمہارے جواب کے بارے میں پوچھوایا ہے۔

"کیسا جواب؟"

"حد کرتی ہو! سعد سے متعلق جواب۔"

میں سعد سے شادی نہیں کروں گی۔"وہ دوٹوک بولی تو مائرہ نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔"

پہلے مستقیم قبول نہیں تھا اور اب سعد بھی نہیں! چاہتی کیا ہو؟ تمہارے لیے آسمان سے"

"پروں والے گھوڑے پر کوئی شہزادہ اتر کر نہیں آئے گا۔

مجھے پتہ ہے کوئی شہزادہ نہیں آئے گا اور نہ ہی مجھے شہزادے کی چاہت ہے، ویسے بھی"

مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔"وہ نظریں پھیر کر بولی تھی۔

اب نہیں کرنی تو پھر کب کرنی ہے؟"اس نے حیرت سے سوال کیا تھا۔"

پتہ نہیں لیکن ابھی نہیں!"وہ کندھے اچکا کر بولی تھی۔ "

زرش کوئی مسلئہ ہے کیا؟"اسکے ہاتھ تھامتے ہوئے مائرہ نے نرمی سے پوچھا تھا۔"

www.novelsclubb.com

نہیں!"اس کے نفی میں سر ہلانے پر مائرہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہ گئی۔"

زرش تم مستقیم کو پہلے سے جانتی ہو؟"مائرہ کے سوال پر زرش چونکی تھی۔"

آپ سے کسی نے کچھ کہا ہے؟"اسنے تعجب سے سوال کیا تھا۔"

"ہاں! مستقیم نے آنی کو بتایا تھا کہ اتفاق سے تمہارا اس سے ٹکراؤ ہوتا رہا ہے۔"

اوہ!"اس کا انداز عام سا تھا۔"

کہاں ہوا تھا ٹکراؤ؟"مائرہ نے حیرت سے سوال کیا۔"

.پرانی بات ہے۔"وہ جیسے اسکا ذکر نہیں کرنا چاہتی تھی"

"...پھر بھی"

یاد ہے جب میں میٹرک میں تھی اور اپنی کسی دوست کے ساتھ سکول کے کانسرٹ پر" گئی تھی اور تب کچھ لڑکے میرے پیچھے لگ گئے تھے تب جس شخص نے مجھے ان لڑکوں سے بچایا تھا وہ مستقیم ہی تھا اسکے علاوہ مستقیم آپکے اور فیض بھائی کے ولیمے پر بھی آیا تھا۔"

مائرہ نے تعجب سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"بابا نے انوائیٹ کیا تھا؟"

"شاید! بابا اگر ابو اور ابو بکر بھائی سے ملتے تھے تو یقیناً انہوں نے ہی انوائیٹ کیا ہوگا۔"

مطلب ابو اور ابو بکر بھی تب آئے تھے شادی پر؟"مائرہ نے چونک کر اسے دیکھا۔"

مجھے نہیں معلوم؟"زرش کی بات پر مائرہ خاموش سی ہو گئی تھی۔"

اوہان کب آئے گا؟"بات بدلتے ہوئے مائرہ نے سوال کیا۔"

"رات آٹھ یا نو بجے تک۔"

"ٹائمنگ بہت ٹف ہے اسکی۔"

ہم جاب ہی اسکی ایسی ہے۔ایز آ انجینئر فیلڈ پر کام کرنا آسان نہیں ہے۔"زرش اسکی بات سے اتفاق کرتے ہوئے بولی تھی۔

"اوہان تو اسلام آباد نہیں جا پائے گا اور نہ ہی میں، تو تم امل اور حدید کے ساتھ چلی جانا۔"

اسلام آباد کیوں؟"اس نے چونک کر سوال کیا۔"

"پھوپھو آرہی ہیں، بھول گئی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں سچ! بات ہوئی ہے آپکی پھوپھو سے؟"

"نہیں! لیکن آج فون کروں گی انہیں۔"

"اگر اوہان نہیں جارہا تو ہم تینوں کیسے جائیں گے؟"

بڑے ابا وغیرہ سب کل جا رہے ہیں اسلام آباد تو..."مائرہ نے بات اُدھوری چھوڑی" تھی زرش نے آئی برو اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••

کل وہ اور بن یامین ایک ساتھ کراچی لوٹ آئے تھے۔اس وقت دونوں ڈی آئی جی صاحب کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

"میں نے مکمل تفتیش کی ہے وہ واقعی ہی نہیں جانتی کہ اسکی بھتیجی کہاں ہے اسکے مطابق جس دن اسے آپکے گھر سے لے جایا جا رہا تھا وہ اسی دن مری کے ایک پیٹرول پمپ پر گاڑی کے رکنے پر گاڑی سے بھاگ گئی تھی بہت کوشش کے باوجود وہ اسے تلاش نہیں کر پائے تھے۔"ڈی آئی جی صاحب بن یامین کو بتا رہے تھے۔

"سترہ سال کی بچی کیسے گاڑی سے بھاگ سکتی ہے؟جبکہ وہ اسے زبردستی لے کر جا رہے تھے۔"بن یامین نے حیرت سے سوال کیا۔

"کیوں نہیں بھاگ سکتی؟اسے پنڈی لے جانے والے صرف دو لوگ تھے،ایک اسکی پھوپھی اور دوسرا کوئی انکے گینگ کا ساتھی،اسے بے ہوش کیا ہوا تھا، جیسے ہی وہ مرد

www.novelsclubb.com

پیٹرول کے لیے گاڑی سے اترا تو پھوپھی کا دھیان ادھر ادھر ہوا تو انہیں معلوم ہی نہیں ہوا کہ وہ کب بھاگ گئی۔" ڈی آئی جی صاحب نے وضاحت دی۔

ہو سکتا ہے وہ عورت جھوٹ بول رہی ہو؟" بن یامین کے بے چینی سے کہنے پر ڈی آئی جی صاحب نے اسے دیکھا۔

جس سیٹ پر میں بیٹھا ہوں اگر تم بیٹھے ہوتے تو سمجھ جاتے کہ کیسے ہماری جاب ہمیں با آسانی جھوٹے اور سچے میں چینی اور پتی کی طرح فرق معلوم کرنا سکھا دیتی ہے۔" وہ مسکرا کر بولے تھے۔

اسکا مطلب کہ ہمیں اگر اس بچی کو ڈھونڈنا ہے تو مری میں یا اسکے آس پاس کے علاقوں میں ڈھونڈیں؟" مستقیم پہلی بار بولا تھا۔ ڈی آئی جی صاحب نے گردن اثبات میں ہلا دی۔

میری وہاں کے ایک آفیسر سے بات ہوئی ہے، وہ آپ لوگوں کی مدد کر سکتا ہے۔ وہ پہلے بھی ہیومن ٹریفکنگ کیسس پر کام کر چکا ہے اسے کافی تجربہ ہے۔" انکی بات پر مستقیم نے سر ہلایا تھا۔

آپکا بیٹا بھی انہی لوگوں نے اغواء کیا تھا اسکا کچھ پتہ چلا؟" مستقیم کے سوال پر انکے چہرے پر مایوسی کا ایک سایہ لہرایا تھا اور مستقیم کو اسکا جواب مل گیا تھا۔

انشاءاللہ جلد وہ ضرور مل جائے گا۔" وہ انہیں تسلی دیتے ہوئے بولا تو انہوں نے نفی میں گردن ہلائی۔

وہ زندہ نہیں ہے!" دونوں نے چونک کر انہیں دیکھا وہ بالکل ٹوٹے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔

تم بس دعا کرنا کہ اللہ مجھے اپنے اکلوتی اولاد کو کفن دینے اور قبر میں اتارنے کی اجازت دے دیں۔" انکے دل میں تکلیف اٹھی تھی۔

بہت افسوس ہوا! اللہ آپکو اور آپکے گھر والوں کو صبر عطا فرمائیں۔" مستقیم کی دعا پر وہ مسکرا دیے تھے۔

www.novelsclubb.com

اور ہمت بھی! تاکہ میں اپنے بیٹے کی ماں سے کہہ سکوں کہ اپنی اکلوتی اولاد کی واپسی کی راہ تکنا چھوڑ دے، ساری رات جاگ کر اسکی خیریت کی دعائیں مانگنا چھوڑ دے پر میں

نہیں کہہ سکتا مجھ میں ہمت نہیں ہے اس سے اسکی زندگی کی واحد امید چھیننے کی۔" بات کرتے کرتے انکی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔

"اللہ جنہیں بڑے عہدوں سے نوازتا ہے انہیں گزارتا بھی بڑی آزمائشوں سے ہے۔ اللہ نے آپکی آزمائش میں بہت سوں کی خیر رکھی ہے، اللہ کی مدد اور آپکی محنت اور ہمت سے جتنے بھی بچے، بوڑھے یا نوجوان ایسی جہنموں سے آزاد ہو رہے ہیں یہ اسی خیر کا ہی تو نتیجہ ہے جس آزمائش سے آپ اور آپکا خاندان گزر رہا ہے۔" مستقیم کی بات پر بظاہر پتھر جیسے مظبوط نظر آتے انسان کی آنکھوں میں نمی اتری تھی۔

"تم جانتے ہو تم نے کتنی بڑی بات کہہ دی ہے؟" نم آنکھوں سے مسکرا کر انہوں نے سوال کیا۔

"جس دن مجھے مصعب کی موت اور اسکے جسم کے تمام اعضاء مختلف ملکوں میں بک جانے کی خبر ہوئی تھی تب لگا کہ زندگی کا مقصد ختم ہو گیا ہے، تب سے اب تک میں یا تو اپنی بیوی اور والدین کے لیے جی رہا ہوں یا پھر اپنے بیٹے کے قاتلوں کو انکے انجام تک پہنچانے کے لیے، اور کوئی مقصد نہیں تھا لیکن تمہاری بات نے مجھے مقصد بھی دیا ہے اور ہمت بھی!

اللہ نے مجھ سے میرا مصعب چھین کر مجھے اس تکلیف سے اس لیے گزاراتا کہ میں ان لاکھوں کے گھر والوں کی تکلیف سمجھ سکوں جو روز اغواء ہوتے ہیں اور اپنے عہدے پر رہ کر انکی جنگ لڑ سکوں بالکل ویسے جیسے میں اپنے بیٹے کے لیے لڑ رہا تھا۔" بات کرتے کرتے وہ رو پڑے تھے۔ وہ اپنی بات سے مستقیم کو وہ سکھا گئے تھے جو انکے مطابق مستقیم نے انہیں سکھایا تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

کئی دنوں بعد آج جب ہسپتال آئی تو ایسا محسوس ہوا جیسے کئی صدیوں کی مسافت طے کر کے آئی ہو۔ اپنے آفس کا لاک کھلوا کر وہ اندر رولنگ چیئر پر بیٹھ گئی۔ ایک نظر گھما کر اس نے لاتعلقی سے اپنے آفس کو دیکھا۔ ایک سائیکالوجسٹ آفس کے لحاظ سے وہ کمرہ کافی بدصورت اور بے ڈھنگا تھا۔ اسے حیرت تھی کہ اس نے ایک سائیکالوجسٹ ہوتے ہوئے بھی ایسی بدصورت جگہ پر اتنی کاؤنسلنگز کیسے کیں؟ اسے اس لمحے خیال نہیں آیا کہ یہ آفس جو آج اسے بدصورت لگ رہا ہے اس بدصورت سے آفس کی مالک بننے پر اس نے نا جانے کتنے شکرانے کے نوافل ادا کیے تھے۔

www.novelsclubb.com

کرسی گھما کر اس نے پیچھے کی جانب بنے بک ریک میں اپنی فریم ہوئی ڈگریز اور ڈھیروں سرٹیفکیٹس پڑے دیکھے جو کبھی اس نے بہت فخر اور محبت سے وہاں سجائے تھے۔ آج ناجانے وہ اتنے بے قیمت کیوں لگ رہے تھے؟

گہرا سانس لے کر اس نے سر میز پر ٹکا دیا اور آنکھیں موند لیں۔ وہ محنتی اوور ٹائم ورک کرنے والی لڑکی آج ورک پلیس پر بھی فارغ رہنا چاہتی تھی تبھی تو ریسپشن پر اپنی اٹینڈنس نہیں لگوائی تھی۔

اللہ میرا دل بہت بھاری ہو گیا ہے، چاہے جو بھی کر لوں یہ ہلکا ہی نہیں ہو رہا۔" آنکھیں موندے وہ منہ میں بڑبڑائی تھی۔

موبائل پر بجی میسج ٹیون پر اس نے آنکھیں کھولیں اور موبائل ہاتھ میں اٹھایا۔ کسی ایڈورٹائزمنٹ کمپنی کی کوئی پروموشنل میل تھی۔ اس نے بے دلی سے بند کر دی۔ اسکے تمام پچھلے کلائنٹس دوسرے سائیکالوجسٹس کے پاس شفٹ کر دیے گئے تھے اب اسے کام سے ریلیٹڈ میل کیوں آنی تھی؟ کتنی آسانی سے اسکے ریپلیسمنٹس ڈھونڈ لیے گئے تھے۔ اسکے یہاں سے جانے پر کیا بدلا؟ کچھ بھی تو نہیں سب ویسا ہی تھا پہلے جیسا۔ اسکے

جانے کے بعد شاید تھوڑی بہت مشکلات آئی ہوں لیکن پھر سب معمول پر آگیا۔اس پر مشکل وقت آیا تواسے چھوڑ کر سب آگے بڑھ گئے اور وہ وہیں رہ گئی، پتہ نہیں اب آگے بڑھ بھی پائے گی یا نہیں؟

اس نے موبائل پر کروم کھولا اور سرچ بار پر کچھ الفاظ ٹائپ کیے۔

"what you can do to relieve sadness."

آج اس نے اپنے دکھ کو دور کرنے کی دعا قرآن سے نہیں ڈھونڈی تھی۔

ایک ٹو-ڈو لسٹ اس کے سامنے کھل گئی۔وہ اسے پڑھ کر خود پر ہنسی۔انسان بھی پتہ نہیں کیا چیز ہے خود کے پاس چاہے علم کے دفتر ہوں دوسروں پر جھاڑنے کے لیے ہی استعمال کرتا ہے جب خود کی باری آتی ہے تو انجان بن کر دوسروں میں سہارا ڈھونڈتا ہے۔

یہ تمام سگیشنز جو سکرین پر چمک رہی تھیں یہ وہ نان سٹاپ اپنے کلائنٹس کو سگیسٹ کرتی تھی اور آج خود ہی بھول گئی۔اس نے گوگل بند کر دیا اسے انکی ضرورت نہیں تھی۔اسے ضرورت تھی کہ کوئی اسے بتائے کہ وہ اتنی بے وقعت اور معمولی نہیں تھی جتنا وہ پچھلے کچھ دنوں میں ہو گئی تھی،اسے کوئی بتائے اسکی کوئی غلطی نہیں تھی،اسے کوئی بتائے کہ

اسکی محنت بے مول نہیں تھی،اسے کوئی بتائے کہ وہ ٹھیک تھی،پر وہ ٹھیک نہیں تھی۔

اسے اس وقت کسی کے موٹیویٹڈ الفاظ چاہیے تھے۔

اس نے اپنی کانٹیکٹ لسٹ کھول لی اور ریسنٹ کالز دیکھنے لگی۔ڈاکٹر شاہد...اوہان...اور بھی کچھ نام۔وہ سکرول کر کے نیچے سے نیچے جاتی رہی۔وہ جانتی تھی کہ اوہان کے پاس اسکے لیے بہت موٹیویشن ہوگی پر اسوقت اسکے پاس اسکے لیے وقت نہیں ہوگا۔

کتنی عجیب بات ہے جب ہمارے اپنوں کو ہماری ضرورت ہوتی ہے تب ہمارے پاس پوری دنیا کے لیے وقت ہوتا ہے سوائے انکے،اور جب ہمیں اپنوں کی ضرورت ہوتی ہے تب ہمارے اپنے اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف ہوتے ہیں کسی کے پاس وقت نہیں ہوتا ہماری مایوسی بھری داستانیں سننے کا۔

سکرول کرتے ہوئے وہ ایک کانٹیکٹ پر وہ رک گئی۔

www.novelsclubb.com

بابا!"اسکے بابا کا نمبر اسکے پاس آج بھی موجود تھا۔اسنے اس پر کال ملالی۔نمبر بند ہونے" کی اطلاع مل رہی تھی اسکے باوجود وہ فون کان پر لگائے بیٹھی تھی۔موبائل خاموش ہو چکا تھا پر وہ آنکھیں بند کیے فون کان پر لگائے ویسے ہی بیٹھی رہی۔جیسے ابھی اسکے بابا اسے کال

بیک کر لیں گے۔ ہمیشہ ہر مسئلہ میں اسے اللہ کے بعد اپنے بابا یاد آتے تھے پر اب وہ کسے یاد کرے ؟اسکی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

ایک دم موبائل بج اٹھا تو ایک دم وہ گھبرا گئی،اس نے چونک کر فون سکرین کو دیکھا۔

ابو کالنگ !"وہ کئی لمحے موبائل سکرین دیکھتی رہی اور بلآخر فون اٹینڈ کر کیا۔"

ڈاکٹر صاحبہ !آج ہاسپٹل جانا تھا تو مجھے بتایا کیوں نہیں ؟اور اکیلی ہاسپٹل کیوں چلی گئی ؟" اوہاں فارغ نہیں تھا تو مجھے بتا دیتی میں لے جاتا،میں نہانے گیا تھا مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا کب آپ گھر سے نکل گئی۔اب واپسی پر اکیلے نہیں آنا مجھے فون کر دینا میں لینے آؤں گا آجکل حالات ویسے ہی ٹھیک نہیں ہیں۔"زرش آگے سے کچھ نہ بولی،جب جب وہ خود کو احساس دلاتی کے اسکا باپ اسکا سائبان اس دنیا میں نہیں ہے وہ تنہا ہے نا جانے کیوں اللہ تب ہی کسی کو بھیج کر اسے بتا دیتے کہ اللہ نے اسے تنہا نہیں چھوڑا۔

اوکے ابو !"وہ بولی تو آواز نم تھی۔"

کیا بات ہے ڈاکٹر صاحبہ رو رہی ہیں ؟"وہ جس انداز میں اسے ڈاکٹر صاحبہ کہتے تھے کوئی" نہ کہتا تھا،بلکہ کچھ لوگ تو سائیکالوجسٹس کو ڈاکٹر ز ہی نہیں گردانتے تھے ایسے میں

جبرائیل صاحب کا اسے یوں ڈاکٹر صاحبہ بولنا اسے اچھا لگتا تھا ایسا لگتا تھا جیسے اس نے واقعی بابا کا خواب پورا کر دیا۔

"آپ مجھے جب بھی ڈاکٹر صاحبہ بلاتے ہیں مجھے ہمیشہ ہی اچھا لگتا ہے پر آج چبھن سی ہو رہی ہے۔" ریک میں سجی اپنی ڈگریز کو دیکھ وہ بولی تھی۔

"ابو آپ گواہ ہیں نا میں نے اس خطاب 'ڈاکٹر اور سائیکالوجسٹ' کو حاصل کرنے کے لیے کتنی محنت کی ہے، ہر چیز کو ایک طرف رکھ کر اپنے کریئر کو پرائیورٹی دی ہے۔ مجھے لگتا تھا میں نے تھوڑے سے عرصے میں ہی اس شعبے میں بہت عزت کمالی ہے اور میں کامیاب جا رہی ہوں لیکن ابو میری اتنی محنت اتنی لگن کی کمائی اب ڈھونڈ رہی ہوں تو کہیں نہیں مل رہی ایسا لگ رہا میں نے سب گنوا دیا ہے اور میرے ہاتھ بالکل خالی ہیں۔ ابو آپکو پتہ اس ہسپتال میں جونیئر ہونے کے باوجود بھی مجھے میرے سینئیرز کی برابری کا کام ملتا تھا، اہم اور کریٹیکل کیسز مجھے دیے جاتے تھے، میرے سینئیرز اپنے کیسز میں مجھ سے میری سگیشن لیتے تھے، انٹرنیشنل سیمینارز پر مجھے بھیجا جاتا تھا اور بس پھر کچھ دنوں کا بس کچھ ہی دنوں کا وقفہ آیا اور میرے کیسیز میرے جونیئرز کو پکڑا دیے، اور ایک دم سے

سب کو بھول گیا کہ سائیکالوجسٹ زرش فاطمہ کون ہے؟" سڑک پر سائڈ پر گاڑی روکے جبرائیل صاحب اسے خاموشی سے سن رہے تھے۔

وہ جو رک رک کر مجھے سلام کرتے تھے وہ مجھے دیکھ کر ایسے نظرانداز کر رہے ہیں جیسے وہ" مجھے جانتے ہی نہیں۔ مجھے لگتا ہے میرا کیریئر مٹھی میں دبائے پانی جیسا ہے جسے بہت محنت سے میں نے جکڑا اور سمجھا کہ میں نے بہت کچھ پالیا ہے لیکن جب مٹھی کھولی تو اسے خالی پایا لمحوں میں سب بہہ گیا اس چیز کی پرواہ کیے بغیر کہ میں نے اسے کتنی محنت سے جکڑا تھا۔ اب ہاتھ بالکل خالی ہیں۔ مائرہ کہتی ہے مجھے اپنے آنز میں کیے گئے سیمینار پر جانا چاہیے تھا میں کیوں نہیں گئی؟ لیکن میں بتاؤں میرے پاس کچھ نہیں ہے جو میں اپنے حق میں کہہ سکوں، جس پر میں فخر کرتے ہوئے سٹیج پر کھڑے ہو کر کہوں کہ اس معمولی سے الزام نے میرا کچھ نہیں بگاڑا۔ میں کیسے قبول کروں کہ اس معمولی سے الزام نے میرا کیریئر نہیں بلکہ میری محنت اور سیلف رسپیکٹ تہس نہس کر دی ہے؟" زرش نے خاموش ہو کر اپنے آنسو صاف کیے اسے احساس بھی نہ تھا کہ پچھلے کچھ دنوں سے اس کے اندر کتنا غبار جمع ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپکے سامنے پانی کا گلاس پڑا ہے ؟"انکی غیر متوقع بات پر زرش نے چونک کر پہلے موبائل کو پھر میز پر دیکھا۔آج اسکے لیے گلاس بھی نہیں رکھا گیا تھا۔اب ملازمین کو بھی پتہ تھا اسکی کتنی اوقات رہ گئی ہے اور اسے کیسے ٹریٹ کرنا ہے۔

جگ پڑا ہے پانی کا۔میں بعد میں پی لوں گی پانی۔"اسے بتاتے ہوئے شرم سی آئی،اب وہ جگ کو منہ لگا کر پانی پیے گی؟

اوکے بعد میں پی لینا مگر ابھی اس جگ سے بھرے پانی میں اپنے ہاتھ کی انگلی ڈال کر باہر نکالو۔"

ہاں؟؟؟"اسے حیرت ہوئی اس کے باوجود اس نے پانی سے بھرے جگ میں انگلی ڈال کر باہر نکالی۔توقع کے عین مطابق وہ بھیگی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اب؟"

اب بتاؤ جگ میں موجود پانی کی نسبت یہ انگلی اپنے ساتھ کتنا پانی لائی ہے۔"اس نے دھیان سے اپنی انگلی کو دیکھا۔

شاید چند قطرے۔"زرش نے ایک قطرے کو انگلی سے بہہ کر ہتھیلی کی جانب بڑھتے"
دیکھ کہا۔

کیاان چند قطروں کااس جگ میں بھرے پانی سے مقابلہ بنتاہے؟"انہوں نے نرمی سے"
اگلاسوال کیا۔

نہیں!"انگلی کودیکھتے ہوئےاس نے نہ میں سر ہلایا،جس پراب صرف نمی تھی".

اوراگر یہ ہی انگلی کسی بڑے دریامیں ڈالی جائے توانگلی پرلگ کرلوٹ کرآنے والے پانی کا"
"دریاکے پانی سے کوئی مقابلہ ہے۔

ناممکن!انگلی پرلگے پانی کے قطرے محدودہیں جبکہ دریامیں موجودپانی کے قطرے لا"
محدودہیں اور میتھمیٹکس کے مطابق محدوداورلامحدودکے درمیان کوئی مقابلہ ممکن
نہیں۔"اسکی بات پرجبرائیل صاحب مسکرائے تھے۔

بس یہی بات اگرہمیں سمجھ آجائے ناتوزندگی کے ننانوے کیاسوپرسنٹ ہمارے مسئلے"
"حل ہوجائیں۔

"مطلب؟"

www.novelsclubb.com

مطلب یہ کہ مسلم شریف کی ایک حدیث میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل" ہے کہ یہ دنیا آخرت کے مقابلے میں اتنی ہی بے حقیقت اور بے حیثیت ہے جتنا دریا کے مقابلے میں انگلی پر لگا ہوا پانی۔اصل میں یہ مثال بھی ہمیں سمجھانے کے لیے دی گئی ہے جبکہ دنیا کو آخرت کے مقابلے میں یہ نسبت بھی نہیں ہے۔یہ حیثیت ہے اللہ کے نزدیک اس دنیا کی۔بیٹا آپ اپنی زندگی کو دنیا کے نظریے سے دیکھنے کی بجائے اللہ کے نظریے سے دیکھو اور خود سے سوال کرو کہ گھاٹے میں ہو یا نہیں۔"

"بیٹا پتہ ہے کس چیز نے مجھے اپنا خاندانی کاروبار چھوڑ کر امامت پر مجبور کیا تھا؟"

"کس چیز نے؟"

"اللہ کی نظر میں اس دنیا کی حقیقت نے۔"

اللہ کی نظر میں یہ دنیا اتنی حقیر ہے تو ہماری نظر میں یہ اتنی اہم کیوں ہے؟"اپنی سوکھی" انگلی کو دیکھتے ہوئے اس نے سوال کیا، لمحے بھی نہیں لگے تھے پانی کو ایسے غائب ہونے میں جیسے کبھی وہاں موجود ہی نہیں تھا...ایک دن دنیا بھی یوں ہی غائب ہو جائے گی جیسے کبھی وجود میں آئی ہی نہیں تھی۔

کیونکہ یہ دنیا ہمارے سامنے ہے، ہمیں نظر آرہی ہے اور آخرت سراسر غیب میں ہے،" ہم نے صرف سنی ہے دیکھی نہیں ہے۔ یہ انسان کی فطری کمزوری ہے کہ وہ نظر آنے والی موجود چیز کی جانب ہی راغب ہوتا ہے۔ جیسے چھوٹے بچے کھلونوں کی طرف لپکتے ہیں کیونکہ وہ انہیں نظر آرہے ہوتے ہیں اور فیوچر غائب ہوتا ہے اسی لیے انہیں اسکے لیے محنت کی فکر اور دلچسپی نہیں ہوتی۔" جبرائیل صاحب گاڑی کو تھوڑا آگے لے گئے اور ایک کافی شاپ کے باہر پارک کی۔

ایسا کہنا نہیں چاہیے پر یہ ہم انسانوں کے ساتھ زیادتی نہیں...؟" اسکی بات پر وہ کافی شاپ میں داخل ہوتے وہ ہنسے تھے۔ انکی ہنسی پر وہ مسکرادی تھی، ویل اسکی زندگی میں کوئی تھا جو ایسے سوالوں پر اسکے سوالوں کو کفریہ کہہ کر اسے خاموش نہیں کرواتا تھا بلکہ اسے کمفرٹیبل فیل کرواتے ہوئے جواب ڈھونڈنے میں اسکی مدد کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

سر واٹ وڈ یو لائک ٹو ہیو؟" زرش کے موبائل کے سپیکر سے دھیمی سی آواز ابھری۔"

آہ الف-کاف کافی ود سویا ملک اینڈ پلیز نو شوگر۔" انکے آڈر پر زرش مسکرائی تھی،" انہوں نے صحیح بڑھاپے میں چائے سے کافی پر شفٹ لی تھی۔

"رائٹ! میں بھی ایسا ہی سوچتا تھا کہ یہ ہماری جانوں پر زیادتی ہے کہ دنیا اور اسکی زینتیں دے کر اللہ ہم سے چاہتے ہیں کہ ہم دنیا کی بجائے ان کے پیچھے بھاگیں جو چھپی ہوئی ہیں، غیب میں ہیں۔ لیکن پھر میں نے قرآن میں پڑھا کہ اللہ کسی نفس پر ظلم یا زیادتی نہیں کرتے۔اور اللہ کی ہر بات برحق ہے۔ پھر تھوڑا سا سوچا تو ذہن میں سوال اٹھا کہ انسان کی تخلیق کا مقصد کیا ہے؟ اور انسان کی تخلیق کا مقصد تو اللہ کی عبادت اور نیک و بد میں فرق کا امتحان ہے۔ پھر مجھے سمجھ میں آیا کہ یہ زیادتی نہیں بلکہ ہمارے ایمان اور یقین کا امتحان ہے۔ مومن نے آنکھوں سے غیب کی دنیا نہیں دیکھی، اسی لیے اسکے پاس عین الیقین نہیں ہوتا لیکن اللہ کے قرآن کی بنیاد پر اس کے پاس علم الیقین ضرور ہوتا ہے۔ مومن کی زندگی عین الیقین یا حق الیقین پر نہیں بلکہ علم الیقین پر گزرتی ہے۔ بن دیکھے یقین ہی تو ایمان کا نام ہے سب کچھ آنکھوں سے دیکھ کر تو سب ہی یقین کر لیں گے پھر مومن اور غیر مومن میں کیسا امتیاز؟" انہوں نے کافی کا ایک گھونٹ بھرا تھا۔

"ہمم!"

"اس بات کا مقصد یہ بتانا تھا کہ یہ دنیا، یہاں کے لوگ انکی دی گئی عزتیں اور انکے اکرام جتنے خاص ہمیں دکھتے ہیں اتنے خاص ہوتے نہیں۔ اسی لیے یہاں کی ناکامیوں کو بنیاد بنا کر

www.novelsclubb.com

خود کو لیٹ ڈاؤن نہیں کرو۔ سورۃ الانعام میں اللہ بہت افسوس سے ہمارے حالات اور ہماری پرائیورٹیز کو دیکھتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ 'دنیا کی زندگی کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ بس (چند دن کا) کھیل تماشا ہے اور آخرت کا گھر ہی بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جو پرہیزگاری کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں (افسوس تم پر!) کیا تم اس بات کو سمجھتے نہیں؟'ہائے افسوس ہم پر! ہم واقعی نہیں سمجھتے۔ کتنے محروم اور بیوقوف ہیں ہم مسلمان اس بے حیثیت سی دنیا کے پیچھے کتنی جدوجہد اور کوششیں کرتے ہیں، اور آخرت جو اصل ہے اسے بھولے بیٹھے ہیں۔ "

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

وہ اپنے آفس میں تنہا بیٹھا ہوا تھا، خلاف معمول اسکا کوٹ پیچھے سٹینڈ پر لٹکا ہوا تھا۔ میز پر بہت سی کھلی فائلز کے درمیان لیپ ٹاپ دھرا ہوا تھا، لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظریں جمائے وہ ڈی آئی جی صاحب کے کہے گئے لفظوں کو دماغ میں دہرا رہا تھا۔ اسے اس لمحے اللہ پر پیار آیا تھا، اللہ کیسے اپنا پیغام اپنے بندوں تک بھیجتے ہیں، اللہ نے اسکے ذریعے ڈی آئی جی صاحب کو پیغام بھجوایا اور ڈی آئی جی صاحب کے ذریعے اسے پیغام بھجوایا۔

"اللہ نے اسے یاد دلایا تھا کہ زندگی کی دوڑ میں وہ کچھ بھول رہا تھا۔"

!اسنے اپنی آنکھیں بند کی تھیں کچھ یاد آیا تھا تکلیف دہ سا

وہ رات کا پہر تھا، رات کے اس پہر جہاں لاہور شہر روشنیوں میں ڈوبا ہوا تھا وہیں قدیم لاہور کے وسط میں کھڑی ایک تنہا عمارت اندھیروں کا مسکن معلوم ہوتی تھی۔ پرانی لال اینٹوں سے تعمیر کی گئی یہ تین منزلہ عمارت لاہور کی سینٹرل جیل تھی۔ جہاں سے مختلف بے ہنگم قہقہوں اور چیخوں کی آوازیں یہاں کی ویرانی کو مزید ہیبت ناک ثابت کر رہی تھیں۔ جیل کے بڑے نیلے گیٹ کو پار کرتے ہوئے قیدیوں کی جیل کی طرف آؤ تو ہر جیل میں کہیں قیدی آپس میں گتھم گتھا تھے تو کہیں خوفناک قہقہے گونج رہے تھے ایسے میں

اس آخری کوٹھڑی میں موجود سر جھکائے نقاہت زدہ سا ایک قیدی خاموش نظروں سے روشن دان سے نظر آتے چاند کو دیکھ رہا تھا۔اسکے سر اور چہرے پر بال بڑھے ہوئے تھے۔ آنکھوں کے گرد گہرے ہلکے تھے،اسکی لال آنکھیں اسکی کئی راتوں کی رت جگی بیان کر رہی تھیں۔بے ڈھنگے بوسیدہ سے کپڑوں میں موجود وہ کوئی زندہ لاش محسوس ہوتا تھا۔ چاند کو دیکھتے دیکھتے جب آنکھیں تھک گئیں تو اس نے نقاہت سے وہیں بیٹھے بیٹھے آنکھیں موند لیں۔

آنکھیں موندنے پر اسے روشنی نظر آئی کہیں دور سے پھوٹتی ہوئی آنکھوں کو چندھیا دینے والی روشنی۔اس روشنی میں دور کہیں ایک سفید جوڑے میں موجود سر پر ٹوپی جمائے بارہ سالہ بچہ قرآن کو سینے سے لگائے ایک شفاف پانی کے جھرنے کے قریب پڑے بڑے پتھر پر ٹھنڈے پانی میں پاؤں لٹکائے سرشار سا بیٹھا تھا۔کچھ لمحوں کے بعد ایک احساس کے زیرِاثر اس بچے نے چونک کر نظریں موڑ کر اس بوسیدہ سے کپڑوں میں موجود نقاہت زدہ شخص کو دیکھا تو اسکے چہرے پر مسکراہٹ ابھری،اسکی مسکراہٹ میں اپنائیت تھی۔ اس بچے نے اشارے سے اسے اپنے قریب بلانا چاہا تو وہ بغیر پلکیں جھپکائے اسے دیکھے گیا۔ وہ بچہ اسے بے حس و حرکت دیکھ سر جھٹک کر مسکرا دیا اور قرآن کو کھولنے لگا،قرآن

www.novelsclubb.com

کھولنے پر کسی منور روشنی کی کرنوں نے اس لڑکے کے چہرے کا احاطہ کیا تھا۔اس بے حس وحرکت کھڑے شخص کی جانب ایک تاثف بھری نگاہ ڈالی اور دوبارہ قرآن کی جانب متوجہ ہو گیا۔

وعباد الرحمٰن...وعباد الرحمٰن.."اس بچے نے جیسے ہی اپنی ساحرانہ آواز میں تلاوت" شروع کی تو اس شخص کے جسم میں جیسے بجلی سی دوڑ گئی۔وہ بجلی جو اسکی تمام جامد حسیات کو جھٹکا دے گئی تھی۔ جھٹکے سے اس نے آنکھیں کھولیں تو خود کو دوبارہ اسی اندھیر کوٹھڑی میں پایا۔جیل میں بالکل اندھیرا چھایا ہوا تھا شاید سب قیدی سو چکے تھے۔اسکی آنکھ سے ایک آنسو نکلا۔پچھلے کئی دنوں سے یہ پہلا عمل تھا جس پر اس قیدی نے کوئی رد عمل دیا تھا ورنہ وہ تو زندہ لاش محسوس ہوتا تھا جو اپنی تمام حسیات کھو چکا تھا۔

عبادالرحمٰن ! رحمٰن کے سچے بندے۔"اسکے لب پھڑ پھڑائے، سختی سے اپنی آنکھیں" موندیں اور بغیر رکے کئی بار زیر لب 'عبادالرحمٰن' دھراتا رہا۔

"!عبادالرحمٰن"

www.novelsclubb.com

اس پر آج ایک الہام ہوا تھا، ہر تکلیف میں خیر چھپی ہوتی ہے جو ہم تکلیف کے وقت تو محسوس نہیں کر پاتے لیکن بعد میں ہمیں اسے ڈھونڈنا ہوتا ہے، لیکن ہمارا دماغ ان تکلیف دہ یادوں سے اتنا گھبراتا ہے کہ انہیں دہرانے سے ڈرتا ہے، اور اسی ڈر میں ہم اسے ڈھونڈنا بھول جاتے ہیں اور اس تکلیف کے پیچھے چھپی خیر کو ڈھونڈنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

وہ بھی اپنی تکلیف پر خیر ڈھونڈنا بھول گیا تھا، لیکن اب اسے وہ خیر ڈھونڈنی تھی۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

وہ، امل اور زوہا ثمرین پھوپھو اور انکے بڑے بیٹے رافع کے ساتھ گاڑی پر موجود تھے جبکہ اوہان، حدید اور ازلان بڑے ابا اور ثمرین پھوپھو کے چھوٹے بیٹے سعد کے ساتھ دوسری گاڑی پر تھے۔ وہ سب اسلام آباد جا رہے تھے۔ جاب کی وجہ سے اوہان کا ارادہ تھا نہیں اسلام آباد جانے کا لیکن عید کی چھٹیوں کی وجہ سے اسکا بھی پلین بن گیا اور جہاں امل اور حدید جائیں وہاں زوہا اور ازلان نہ جائیں ایسا ممکن نہیں۔

آسمان پر اڑتے بادلوں کے نیچے سے ہوتے ہوئے انکی گاڑی لاہور کی حدود سے باہر نکل رہی تھی۔

پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے اڑتے بادلوں کو پیچھے کی جانب بھاگتا دیکھتے ہوئے اسکا دماغ بھی اسے وقت میں پیچھے لے گیا۔

باباکے بعد زندگی ایک دم سے بدل گئی تھی۔وہ ٹھنڈی چھاؤں سے ایک دم تپتی دھوپ تلے آگئے تھے۔باغ کی بہار جاچکی تھی اوراب ہر جانب بس خزاں ہی خزاں تھی۔پودے پھول سب مرجھاگئے تھے یوں لگتا تھا جیسے باغبان روٹھ گیا ہو۔پانی دینے والا،خیال رکھنے والا،ناز نخرے اٹھانے والا،چھاؤں بننے والاروٹھ کر کہیں دور چلا گیا تھا۔کاش اس باغبان کی واپسی ممکن ہوتی...کاش وہ گلستان دوبارہ آباد ہوسکے جو باغبان کے روٹھنے پراجڑ گیا۔

زرش!"زرش نے چونک کر پلٹ کر ردا کو دیکھا جو دروازے پر کھڑی نم آنکھوں سے" اسے دیکھ رہی تھی۔اپنے آنسوؤں کو پونچھ کر اپنے باغبان کی تصویر کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ مسکرائی۔ردا کمرے میں اسکے سامنے آکھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

جارہی ہو؟"زرش کا انداز نارمل تھا لیکن ردا کے دل کو لگا تھا۔"

تمہیں اکیلا چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی لیکن..."تایا جان کے کہنے پر وہ اپنا گھر کرایے پر" دے کر تایا کے گھر شفٹ ہوگئے تھے۔

ردا میں اکیلی نہیں ہوں۔ میرے اللہ ساتھ ہیں ہمارے۔ والدین چھوڑ گئے لیکن اللہ "
ہیں۔ اور اللہ کے بعد بہن بھائی بھی تو ہیں۔" ردا نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا کتنا حوصلہ
تھا اس لڑکی میں۔

زرش ایڈمیشنز سٹارٹ ہیں، کسی اچھی سی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے لینا، پڑھائی نہ "
"چھوڑنا۔

تمہیں لگتا ہے اوہان مجھے چھوڑنے دے گا پڑھائی؟" زرش کے ہنس کر کہنے پر ردا پہلی بار "
مسکرائی تھی اور فخر بھی ہوا تھا اوہان پر۔

اوہان اگر نہ ہوتا تو میں کبھی تمہیں چھوڑ کر نہ جاتی۔" ردا کے کہنے پر زرش دھیما سا مسکرا "
دی۔

"خیر اب مدر ٹریسا بننے کی کوشش نہ کرو یہ بتاؤ کب نکلنا ہے؟"

بس گھنٹے تک! میں وہاں جا کر سب کو بہت مِس کروں گی۔ پتہ نہیں امی اور دراب کو کیا "
شوق ہے مجھے تھائی لینڈ سے پڑھوانے کا۔ مجھے تو پاکستان میں پڑھنا تھا۔" زرش بس مسکرا
دی بولی کچھ نہیں۔

www.novelsclubb.com

آمنہ سے بات ہوئی ہے؟"زرش کے سوال پر ردا نے نفی میں گردن ہلائی۔"

جب سے کویت واپس گئی ہے کال اٹینڈ ہی نہیں کرتی۔ میسج بھی سین کر لیتی ہے پر رپلائی نہیں کرتی۔"زرش نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

زرش! زندگی کتنی آسان تھی ناجب ہم چھوٹے تھے۔ ہم نے وہ وقت کیوں لڑائی جھگڑوں اور غلط فہمیوں میں گزار دیا؟ آج جب دل ایک ہوئے ہیں تو حالات بدل گئے ہیں۔"ردا اداسی سے بولی تھی۔

یہی تو زندگی ہے۔ زندگی نام ہی امتحان کا ہے۔ کبھی زندگی کے کردار امتحان بن جاتے ہیں اور کبھی حالات۔"زرش نے گہری سانس لے کر کہا۔

اس نے آنکھیں کھولیں تو ان یادوں نے دماغ پر حملہ کیا جن سے وہ کوسوں دور بھاگتی تھی۔

پر تائی جان نے امل کو بہت ڈانٹا۔"اسے کہیں گہرائیوں سے اپنی نم آواز سنائی دی تھی۔"

انہوں نے امل کو ڈانٹا؟ اور مائرہ وہ کہاں تھی؟ وہ کچھ نہیں بولی؟"اوہان کو دھچکا لگا تھا۔"

وہ پہلے کبھی بولی ہیں جواب بولیں گی؟ تائی جان نے ہمیں گھر کے اس کمرے میں جگہ دی جہاں اے سی تک موجود نہیں، ان بند کمروں میں ہم اتنی سخت گرمی میں ایک پنکھے کے

نیچے گزارا کرتے ہیں۔ گرمی سے امل اور حدید بیمار ہو گئے ہیں، مائرہ تو تب بھی کچھ نہیں بولی الٹا مجھے ہی ڈانٹتی رہی کہ میں انہیں نہلاتی نہیں ہوں تبھی ان دونوں کو گرمی ہو گئی ہے اگر میں دن میں دو تین بار انہیں نہلا دوں تو وہ کیوں بیمار ہوں؟ وہ یہ سب کہتی ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ تائی جان ہمارے واشروم کے پانی کا وال بند کر دیتی ہیں۔

اس دن ہمارے کھانے کے ٹیبل پر وقت پر نہ پہنچنے پر ہم سب بھوکے اپنے سکولوں کو گئے وہ تو تب بھی خاموش رہی اور واپسی پر مجھے ڈانٹنے لگ گئی کہ وقت پر اٹھ کر ناشتے کے لیے آیا کروں۔اوہان مشکل وقت میں اپنے ساتھ چھوڑ جاتے ہیں یہ سنا تھا لیکن بہن بھائی بھی ایسے ہو جاتے ہیں یہ نہیں سنا تھا۔"اوہان کے چہرے پر گہرا تاثف تھا۔

وہ بھی مجبور ہے۔تائی جان اور فیض بھائی کا رویہ دیکھا تو ہے تم نے مائرہ کے ساتھ، کس " طرح ہر وقت اسے بے اولادی کے طعنے دیتے رہتے ہیں اور تائی جان کا یہ کہنا کہ وہ فیض بھائی کی دوسری شادی کر دیں گی، ایسے میں وہ ہمارا ساتھ کیسے دے؟"زرش کے چہرے پر تلخی ابھری۔

www.novelsclubb.com

مجبور نہیں ہیں وہ خود غرض ہیں بالکل امی کی طرح، نانو کی طرح اور ہمارے پورے" خاندان کی طرح۔ بابا کبھی نہیں چاہتے تھے کہ مائرہ کی یہاں شادی ہو کیونکہ وہ ان لوگوں کی فطرت سے واقف تھے۔ تب بھی مائرہ اور امی نے بابا کی نہیں سنی اور خود غرضی سے کام لیا۔ آج بھی مائرہ کو اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی زرا پرواہ نہیں ہے آج بھی وہ ویسی خود غرض ہی ہے۔ سات مہینوں سے ہم ان کے گھر فقیروں والی زندگی گزار رہے ہیں مائرہ کو ترس آیا؟ ہم پر نہیں تو کم از کم امل حدید پر ہی آجاتا لیکن نہیں... "دروازے پر کھڑی مائرہ نے دروازہ ناک کیا۔ زرش نے تلخی سے مائرہ کو دیکھ کر منہ موڑ لیا۔ اوہان کے چہرے پر بھی ناراضگی واضح تھی۔

وہ اس وقت یہ سب نہیں سوچنا چاہ رہی تھی لیکن سوچوں پر اسکا اختیار نہیں تھا۔

مائرہ خاموشی سے انکے پاس آکر بیٹھ گئی اور بستر پر سوئے ہوئے امل اور حدید کو دیکھنے لگی۔

زرش اور اوہان کا چہرہ تنا ہوا تھا۔

کوئی کام تھا آپ کو؟" زرش کے بے رخی سے پوچھنے پر مائرہ نے اسکی جانب دیکھا اور پہلی" بار دونوں بہن بھائیوں کو احساس ہوا تھا کہ اسکی آنکھیں نم تھیں۔

مائرہ کیا ہوا ہے ؟"اوہان نے اٹھ کر اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا جبکہ زرش نے" کوئی رد عمل نہیں دیا بس خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔

اوہان ! مجھے معاف کر دینا، میں اس قابل نہیں ہوں کہ تمہاری بہن بھی کہلوائی جاؤں۔" اللہ نے مجھے اولاد نہیں دی بہت اچھا کیا میں ڈیزروہی نہیں کرتی۔ جو اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کا خیال نہ رکھ سکے وہ اپنی اولاد کا خیال کیسے رکھ سکے گا۔"مائرہ کی بات پر زرش نے افسوس سے اسکی جانب دیکھا۔

مائرہ ! ہم یہاں صرف آپکی وجہ سے آئے تھے۔ اگر ہماری مجبوری نہ ہوتی تو کبھی اس گھر" نہ آتے۔ مجھے لگا تھا میں اکیلا ان تینوں کا الگ گھر میں خیال نہیں رکھ پاؤں گا نہیں سکیورٹی نہیں فراہم کر پاؤں گا اسی لیے انہیں یہاں لے آیا۔ لیکن اب یہاں مزید نہیں رہ سکتے۔ یہاں میرے بہن بھائیوں کو جو برداشت کرنا پڑ رہا ہے وہ نا قابل برداشت ہے۔ ہم اپنا گھر خالی کروا کر ایک دو دنوں تک واپس چلے جائیں گے۔ بس اب مزید نہیں اپنی خودداری مار سکتے۔"مائرہ کی نظریں مسلسل جھکی ہوئی تھیں۔ وہ چاہ کر بھی کچھ نہ بول پائی۔ نا جانے کب اسکی آنکھ سے ایک آنسو گرا تھا۔ وہ اٹھ کر بوجھل قدموں سے کمرے سے نکل گئی اور باہر لان میں کرسی پر آ بیٹھی۔

مائرہ میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تم سے شادی کرنا تھی۔امی نے مجھے کتنا سمجھایا" تھا لیکن میں ہی بیوقوف تھا جو اپنا دل تم پر ہار بیٹھا تھا۔تمہارے ساتھ سے مجھے ذلت کے علاوہ کچھ نہیں ملا۔"فیض کے لفظ اس کے نا صرف دل بلکہ اسکی روح کو بھی کرچیوں میں بکھیر گئے تھے۔

بظاہر وہ شخص بہترین تھا لیکن اصل میں وہ بدترین تھا۔ناجانے والدین کیسے وہ بھی دیکھ لیتے ہیں جو نہیں دکھائی دے رہا ہوتا۔اس نے اپنے لیے ہیرا چنا تھا لیکن وہ کوئلہ نکلا تھا۔ شروع دن سے وہ کوشش کر رہی تھی کہ وہ اپنے خود کے چنے ہوئے کوئلے کے ساتھ نبھا سکے، کبھی کسی پر اپنی مسکراہٹ کے پیچھے چھپی اذیت ظاہر نہ ہونے دی۔اسے یقین تھا کہ ایک دن وہ تائی جان کا دل جیت لے گی اور اسکی محبت سے فیض بھی ایک دن ٹھیک ہو جائے گا۔لیکن جو احساس کبھی محبت لگتا تھا وہ اب بوجھ لگتا تھا۔وہ کاندھوں پر بوجھ اٹھائے گھوم رہی تھی۔خود پر ہوئی زیادتیاں برداشت ہو جاتی تھیں، لیکن بہن بھائیوں کے ساتھ ہوتیں زیادتیاں ناقابل برداشت تھیں۔وہ بے بس تھی، اپنے بہن بھائیوں کے لیے انکے سامنے کھڑی نہیں ہو سکتی تھی۔وہ بزدل تھی ڈرتی تھی، ماں باپ کے بعد شوہر کھونا نہیں چاہتی تھی لیکن۔۔۔

زرش نے گود میں رکھے اپنے ہاتھوں کو دیکھا تھا، وہ لوگ جلد ہی اسلام آباد میں داخل ہونے والے تھے۔ امل اور زوہا سوچکی تھیں۔ وہ کیسے انکے گھر جاسکتی تھی جنہوں نے ان سے انکا گھر چھین لیا تھا؟ اتنا حوصلہ ان میں کیسے آیا تھا؟

تایاجان آپ نے ہمارا گھر بیچ دیا لیکن کس سے پوچھ کر؟" تینوں بہن بھائیوں کے چہروں" پر ایک صدمہ تھا۔ اوہاں نے گھر واپس جانے کا جب تایاجان سے ذکر کیا تو انہوں نے جو اطلاع دی وہ انکے قدموں تلے سے زمین کھینچ گئی۔

کیا مطلب کس سے پوچھ کر؟ تمہارے والد نے کچھ لوگوں کا قرضہ دینا تھا جسکی ادائیگی" کے لیے رقم درکار تھی تو میں نے بیچ دیا۔" وہ اطمینان سے گویا ہوئے تھے۔

"...بابا کو قرض کی کیوں ضرورت پڑ گئی اور"

"کاروبار میں قرض لینے ہوتے ہیں اور کچھ وقت پہلے مائرہ کی شادی بھی تو کی۔"

قرض اتارنے کے لیے آپ رقم کاروبار سے نکال لیتے، مجھ سے مشورہ کر لیتے۔ ہمارا گھر" ہماری اجازت کے بغیر کیوں بیچا؟" تایاجان کے چہرے کا اطمینان بتارہا تھا کہ وہ انہیں دھوکہ دے چکے تھے۔

"کاروبار اتنا اچھا نہیں چل رہا تھا کہ وہاں سے رقم نکلتی۔"

بابا کا کاروبار میں جتنا حصہ نکلتا ہے وہ الگ کر کے ہمیں دے دیں۔" اوہان اس بار دو ٹوک انداز میں بولا تھا۔

جتنا قرضہ تمہارے والد بینک سے لے چکے ہیں اسکی ادائیگی میں تمہارے والد کا سارا حصہ چلا جائے گا۔ مجھے افسوس ہے کہ اسکی ساری زمین بھی پلیج ہوئی ہوئی ہے..." مائرہ، اوہان زرش سب شاک سے تایا جان کو دیکھ رہے تھے۔

آپ دھوکہ دے رہے ہیں ہمیں۔" مائرہ پہلی بار چیخی تھی۔"

سب نے چونک کر اسے دیکھا۔

مائرہ تمہیں کاروباری باریکیوں کا نہیں پتہ اسی لیے خاموش رہو۔ میں اور بابا جانتے ہیں" کہ یہ ڈولتا ہوا کاروبار ہم نے کیسے بچایا ہوا ہے اور کس طرح ہم چچا جان کو زبردستی ساتھ گھسیٹ رہے تھے ورنہ انہوں نے تو ہمارے بزنس کی ساخت خراب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔" فیض کی بات پر اوہان نے گہرا سانس لیا اور ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔

www.novelsclubb.com

مائرہ ان سے لڑ رہی تھی، کچھ بول رہی تھی لیکن اوہان کا دھیان اس طرف نہیں تھا۔ اسے احساس ہو رہا تھا اپنا گھر چھوڑ کر آنا سب سے بڑی غلطی تھی۔ وہ اب کہاں جائیں گے اور اسے آگے کیا کرنا ہے؟ بہت سے سوال اسکے دماغ میں تھے۔ تایا جان اور انکے گھر والوں کا رویہ بتا رہا تھا کہ وہ انکا حق آسانی سے واپس کرنے والے نہیں۔ اس وقت اسے غصے کی بجائے عقل سے کام لینا تھا۔ اس وقت وہ اللہ کے بعد واحد ذریعہ تھا اپنے بہن بھائیوں کے سروائیول کا۔ اسے کچھ سوچنا تھا۔

"مائرہ خاموش ہو جاؤ۔ اور زرش تم اندر آؤ۔" مائرہ کو خاموش کروا کر وہ زرش کا ہاتھ تھام کر لے گیا۔ اور مائرہ وہیں بیٹھ کر رونے لگ گئی۔ کن سنگ دل لوگوں کے پیچھے اس نے اپنے تمام رشتے گوا دیے تھے۔ کن سنگ دلوں اور کالے دل والوں کے لیے اس نے اپنے باپ سے ضد لگائی تھی؟

www.novelsclubb.com

گاڑی تایا جان کے گھر کے سامنے رکی تھی، اسے یقین نہیں آیا تھا کہ وہ اس چھوٹے سے گھر میں رہتے ہیں؟ عالیشان محلوں جیسے گھر میں رہنے والے ایسے گھروں میں بھی رہ سکتے ہیں؟

انکے پیچھے ہی دوسری گاڑی آرکی تھی، اوہان سب سے پہلے گاڑی سے باہر نکلا تھا۔

تایاجان جس ڈولتے بزنس کا بہانہ بنا کر ہم سے ہمارا حق چھینا تھا اللہ نے واقعی اس بزنس کو ڈوبا دیا۔ انکے چھوٹے سے گھر کی بیل بجاتے ہوئے وہ دل میں تایاجان سے مخاطب ہوا تھا۔

بزنس میں بڑا نقصان ہونے کے بعد تایاجان نے اپنی غلطی کا احساس ہونے پر معافی نامے کے ساتھ اوہان کو کچھ رقم بھجوائی تھی وہ رقم اسکے باپ کے حصے سے بہت کم تھی لیکن تایاجان اس سے زیادہ دینے کی وسعت نہیں رکھتے تھے انہوں نے وعدہ بھی کیا تھا جب ممکن ہوا وہ انکا گھر انہیں واپس خرید دیں گے۔ تب انہیں کافی بڑا نقصان ہوا تھا وہ قرضوں میں ڈوب گئے تھے، انکے جگری دوست انکے دشمن بن گئے تھے مجبوراً انہیں لاہور چھوڑ کر اسلام آباد کرائے کے گھر میں شفٹ ہونا پڑا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

اسلام آباد پر اترنے والی وہ ایک ٹھنڈی سہ پہر تھی، سفید اور پیلی روشنیوں سے روشن یہ چھوٹا مگر انتہا کا صاف ستھرا لاؤنج مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ زرش نے دفعتاً گردن موڑ کر کچن کے دروازے کی جانب دیکھا جہاں پھوپھو کے مطابق ردا کام کر رہی تھی، پھوپھو

سامنے بیٹھیں ثمرین پھوپھو سے باتیں کر رہی تھیں جبکہ ایک ملازمہ کھانے پینے کی چیزیں پیش کر رہی تھی۔ردا کچن سے نہیں نکلی تھی،زرش کو حیرت سی ہوئی وہ ملنے کیوں نہیں آئی اور نہ تائی جان باہر آئی تھیں،بلکہ تائی جان کا تو کسی نے پوچھا تک نہیں تھا۔

تایا جان بڑے ابا کے قریب بیٹھے کچھ ڈسکس کر رہے تھے،جو خوشی ان سب کو دیکھ کر تایا جان کے چہرے پر ابھری تھی وہ ناقابلِ فراموش تھی۔اوہان اور دراب ایک ساتھ بیٹھے تھے۔

"یہ کھانے کے لیے رکھے گئے ہیں۔"نگٹس والی پلیٹ زرش کے سامنے کرتے ہوئے سعد مسکرا کر بولا تو زرش نے چونک کر پلیٹ کو دیکھا۔

"سعد بھائی میری بہن کھانے سے امپریس نہیں ہوتی اگر انہیں امپریس کرنا ہے تو اپنی پرسنیلٹی زرا گروم کریں۔"زرش کے نگٹس کو انکار کرنے پر امل مسکرا کر سعد کو دیکھ کر مشورہ دیتی بولی تھی۔

مجھے کیا ضرورت ہے تمہاری بہن کو امپریس کرنے کی؟ میں تو ایسے ہی پوچھ رہا تھا کہ " کب سے چائے کا کپ پکڑ کر بیٹھی ہیں کچھ لے ہی نہیں رہیں، میں نے سوچا شاید شرما رہی ہیں میں مدد کر دوں۔" سعد کندھے اچکا کر بولا تو امل اور زوہا دھیمے سے ہنس دی تھیں۔

زرش صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کچن کی جانب بڑھ گئی۔

ویسے سعد بھائی کیا آپکے بڑے بھائی بولتے نہیں ہیں؟ میں نے انہیں کبھی بولتے نہیں سنا۔" زرش کے اٹھ جانے پر امل نے قریب ہو کر پوچھا تھا۔

یہ بغیر بولے اتنے ہینڈسم لگتے ہیں، جب بولیں گے تب تو پتہ نہیں کیسے اچھے لگیں" گے؟" زوہا کے مسکراہٹ روک کر بولنے پر حدید اور ازلان نے اسے گھور کر دیکھا تھا، جبکہ احمد ہنس دیا تھا۔

رہنے دو، کچھ لوگ نہ ہی بولیں تو قابلِ قبول لگتے ہیں وہی حال رافع کا ہے۔" رافع کو دیکھ" کر آنکھیں گھما کر سعد بولا۔

ہم کیسے مان لیں؟ اتنے اچھے تو لگ رہے ہیں وہ۔" زوہا اسکی نفی کرتے ہوئے بولی تھی۔"

میری آپی کی شرم وحیا لگتا ہے فوت ہو گئی ہے، کیسے غیر انکل کی خوبصورتی کی تعریفوں پر تعریفیں کرتی جارہی ہے۔"ازلان افسوس سے بولا تھا،اور حدید نے بھی افسوس سے سر ہلا کر اتفاق کیا تھا۔

نہ مانو! ابھی جانتے نہیں ہو نارافع کو،اسی لیے کہہ رہے ہو۔اب میں تم لوگوں کو کیا" بتاؤں پاکستان آکر میں نے اکسائٹمنٹ میں، زرش اور ردابھابھی کی تصاویر فیس بک پر لگا دیں، بھئی اب بندے کی پہلی پہلی انگیجمنٹ ہونے والی ہو تو انسان اکسائٹ ہو ہی جاتا ہے نا؟لیکن توبہ رافع کو اتنا غصہ آیا اس نے مجھ سے اس بات پر بہت لڑائی کی اور وہ تصویر بھی ڈلیٹ کروادی۔"دکھ اور غصے کے ملے جلے تاثرات لیے وہ بولا تو امل اور زوہا منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنس دیں، شکوہ کرتا ہوا اسعد اس وقت ان دونوں کو بہت کیوٹ جبکہ حدید کو زہر سے بھی برا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

اچھا کیا انہوں نے۔آپ نے کس سے پوچھ کر میری بہن کی تصویر فیس بک پر اپلوڈ کی" ؟"حدید نے غصہ سے سوال کیا تھا۔

وہ میری ہونے والی منگیتر تھی۔"حدید کا غصہ دیکھتے ہوئے وہ منمنایا تھا۔"

منگیتر ہو بھی جاتی، میں تب بھی کسی کو اجازت نہ دیتا اسکی تصویر اپلوڈ کرنے کی۔ "شکر کریں رافع بھائی نے تصویر ڈلیٹ کروادی ورنہ میری غیرت جاگ جانی تھی۔"

"ہاں میری بھی غیرت جاگ جانی تھی!" حدید کا غصہ دیکھتے ہوئے ازلان نے بھی اپنا حصہ ڈالا تھا۔اور احمد ان دونوں کا برائے نام غصہ دیکھ کر رہ گیا۔

"تم سب نے مائنڈ ہی کرلیا، میں تو بس یوں ہی کہہ رہا تھا!" قدرے مشکل سے مسکرا کر سعد نے نگٹ گلے میں اتارا اور پر شکوہ نظروں سے اپنی ماں کو دیکھا جو باتوں میں مصروف تھی۔

"اسی لیے میں پاکستان شادی نہیں کرنا چاہتا تھا کہ پاکستان میں مشرقی لڑکیوں کے سینکڑوں سینسیٹیو بھائی ہوتے ہیں جو بات بات کو غیرت کا مسلئہ بنالیتے ہیں، اب یہ کوئی بات تھی غصہ کرنے کی؟" اپنے سے دو انچ لمبے حدید اور اسکے چھوٹے چمچے ازلان کو دیکھ کر اس نے سوچا تھا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••

باکسنگ رنگ میں سیاہ جینز پر سرمئی ڈھیلی سی شرٹ، سفید جاگرز اور سرخ باکسنگ گلوز پہنے شاطرانہ چالیں چلتے ہوئے اس نے عادل پر مکوں کی برسات کر دی تھی۔ فارغ وقت میں وہ دونوں باکسنگ کلب جا کر شوقیہ باکسنگ کر لیا کرتے تھے یہ عادت سیول سروس اکیڈمی میں ٹرینگ کے دنوں سے نہ صرف ان دونوں کی بلکہ باقی ساتھیوں کی بھی تھی۔

کس چیز کا غصہ نکال رہے ہو مجھ پر؟ اب اس سائیکو تھیراپسٹ ڈاکٹر کو میں نے تھوڑی کہا" تھا کہ تمہارے منہ پر انکار دے مارے؟"اس کے رک کر پیچھے ہونے پر عادل نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے سوال کیا تھا۔

اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں کا میں غصہ نہیں کرتا!"اس پر دوبارہ مکوں کی برسات کرتے" ہوئے وہ نارمل انداز میں بولا تھا۔ دو تین مکے مار کر وہ پھر رکا تھا۔

کہاں تم صدیوں سے صدا کے سنگل تھے اور اب ایک دم سے تمہاری لوسٹوری نکل" آئی۔ ویسے بڑے بے شرم ہو آج تک میں نے تمہیں اپنی ہر بات بتائی، تمہیں اپنی ہر ناکام محبت کے قصے سنائے لیکن تم نے مجھے خبر تک نہ ہونے دی۔ اب بھی اگر اس تھیراپسٹ

کے ساتھ تم عدالتوں کے چکر نہ لگاتے تو مجھے خبر ہی نہیں ہونی تھی۔"اس بار عادل اس پر مکے برساتے ہوئے شکوہ کر رہا تھا۔

ویسے تمہاری کہانی تھوڑی فلمی سی نہیں ہے؟ جس لڑکی کی تم نے مدد کی وہ تمہیں پسند آگئی پہلے وہ لڑکی تمہارے دھوکے باز باس کی بھتیجی نکل آئی اور پھر تمہاری رشتے دار،اس سے بھی ایک نہیں کئی کئی رشتے نکل آئے۔اسی کے رشتے کی تمہارے پاس آفر آئی جسے تم نے اسی کے لیے ریجکٹ کر دیا اور پھر اسی کی یاد میں پاگل ہو گئے، پاگل ہونے کے بعد جس سائیکالوجسٹ سے کانسلنگ لی، پتہ چلا کہ وہ سائیکالوجسٹ وہی لڑکی ہے جسکی یاد میں تم سالوں سے بھٹکی ہوئی روح کی طرح در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہو۔وہ لڑکی کیا ملی مستقیم صاحب کو عقل بھی آگئی اور وہ شخص جو اپنی ماں اور بڑے بھائی کی بے شمار منتوں کے باوجود بھی ہٹ دھرم بن کر کراچی ڈیرے جمائے بیٹھا تھا اب وہ اس لڑکی کے لیے لاہور شفٹ ہونے کو تیار تھا،اور آخر میں سب سے مزے کی بات ہیر نے اپنی جانب کی کہانی شروع ہونے سے پہلے ہی رانجھے کا پروپوزل اس کے منہ پر دے مارا۔"مزے لے لے کر ایک ایک بات بیان کرتا وہ آخر میں قہقہہ لگا کر ہنس پڑا تھا، مستقیم آنکھیں چھوٹی کیے خوفناک نظروں سے اسے تک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہو گیا؟"اسکے کھل کر ہنس لینے کے بعد مستقیم نے سوال کیا اور اس پر مکے برسا دیے۔"

ویسے مستقیم کیسا محسوس ہوتا ہے جب دل ٹوٹتا ہے؟ فلموں میں تو خاصے اثرات نظر آتے ہیں ٹوٹے دل والے ہیروز پر وہ دکھی گانے سنتے ہیں، سگریٹ شگریٹ پیتے ہیں...ایک منٹ کہیں تم بھی تو چھپ چھپ کر اپنے ٹوٹے دل کے ساتھ سگریٹ نہیں پیتے؟اوہ تبھی میں کہوں، تمہیں میرے تمہارے گھر آنے میں اتنا مسئلہ کیوں ہے۔"

اپنے گلوز سے اسکے مکوں کو روکتے ہوئے عادل نے سوچ کر سوال کیا تھا۔

دل ٹوٹنے پر بالکل ایسا محسوس ہوتا ہے!"اس کے منہ پر زوردار مکہ مار کر وہ بولا تھا۔"

مستقیم جبرائیل! میرا ناک ٹوٹ گیا۔"اپنا ناک پکڑ کر وہ چیخا تھا۔"

محلے کی شاطر عورتوں کی طرح دوسروں کے معاملے میں ناک پھنساؤ گے تو یہی ہو گا۔""

اپنے گلوز اتارتے ہوئے وہ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجا کر بولا تھا۔

اچھا کیا اس سائیکالوجسٹ نے جو تمہارا پروپوزل ریجکٹ کر دیا۔دماغ پڑھتی ہے نا تبھی" تمہارے اندر کے شیطان کو پہچان گئی ایک میں ہی بیوقوف ہوں جو تم میں اب تک فرشتہ ڈھونڈتا رہا۔"اپنے سرخ ناک تھامے وہ کڑھ کر بولا تھا۔

یہ لو پانی پیو! اور دکھاؤ زیادہ تو نہیں لگ گیا؟ مکہ تو میں نے ہلکا مارا تھا۔" اسے پانی کی بوتل" تھماتے ہوئے وہ اپنی مسکراہٹ چھپا کر پوچھ رہا تھا۔

میرا ناک شہید کر کے پوچھ رہا ہے، زیادہ تو نہیں لگی۔ بے مروت انسان!" پانی کی بوتل " منہ پر لگاتے ہوئے اسکا ہاتھ جھٹک کر وہ چڑا تھا۔

اگلے جہاں میری معصوم ناک پر ظلم ڈھانے کا الگ سے حساب ہو گا تمہارا۔" اسکی دھمکی " پر مستقیم ہنس دیا تھا۔

..............................

زرش کو کچن میں داخل ہوتا دیکھ وہ چولہے پر دیگچی رکھتی رکی تھی، زرش اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔

سات سال! کیا سات سال کم تھے ان کاموں کے لیے جو تم نے سارے آج میرے " آنے پر کر لینے ہیں؟ کب سے باہر تمہارا اور آمنہ کا انتظار کر رہی ہوں، لیکن دونوں ہی گم ہیں۔" کمر پر ہاتھ رکھ کر وہ مصنوعی غصے سے بولی تھی، ردا کی آنکھوں میں گلابی سا تاثر ابھرا تھا۔

اب یہ آمنہ کدھر ہے؟" کچن میں صرف رداا ور ملازمہ کو پا کر اس نے سوال کیا۔"

وہ نہیں آئی؟" یہ پہلے الفاظ تھے جو اسکی زبان سے ادا ہوئے تھے۔"

کیوں نہیں آئی؟" زرش نے اس کے قریب جا کر حیرت سے سوال کیا تھا لیکن وہ"
خاموش رہی، خاموشی سے نم آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔

ردا؟" زرش نے اسے نرمی سے پکارا تھا۔"

مجھے لگا تھا، تم سب نہیں آؤ گے۔" اپنا سر جھکاتے ہوئے وہ بولی تھی۔"

ہم کیوں نا آتے؟" زرش نے آئی برو اٹھا کر سوال کیا تھا۔"

زرش میں تم سب سے بہت شرمندہ ہوں۔" سر جھکا کر وہ بولی تو زرش مسکرا دی۔"

شرمندہ ہونا بھی چاہیے، تم نے تھائی لینڈ سے واپسی کا بتایا ہی نہیں اور نہ دوبارہ کانٹیکٹ"
کیا۔" زرش ناراضگی سے بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

میں اس سب پر شرمندہ ہوں جو میرے والدین نے تم سب کے ساتھ کیا، میں اس پر " بہت شرمندہ تھی جو فیض بھائی نے مائرہ بھابھی کے ساتھ کیا، مجھ میں ہمت ہی نہیں تھی کہ کسی سے کانٹیکٹ کرتی۔" جھکے سر سے وہ اپنی شرمندگی کا اعتراف کر رہی تھی۔

تمہیں یہ سب کہنے کی ضرورت نہیں ہے، جو سب ہوا اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں تھا" اور ہم اس کے لیے کسی سے ناراض بھی نہیں ہیں اگر ہوتے تو آج یہاں نہ ہوتے۔ تائی " جان کدھر ہیں نظر نہیں آ رہیں۔

ردابی بی سالن ہلائیں وہ لگ گیا۔" اسی لمحے ملازمہ چیخی تو وہ فوراً چولہے کی جانب پلٹی " تھی۔ زرش اسے تیزی سے آگ آہستہ اور دیگچی میں ایک ہاتھ سے پانی کا چھڑکاؤ اور دوسرے ہاتھ سے تیزی سے کفگیر گھماتے ہوئے دیکھ رہی تھی، اسکا کام کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اس میں اب ماہر ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا کرتی ہو آجکل؟" کچھ سوچتے ہوئے اس نے سوال کیا تھا۔ "

کچھ خاص نہیں بس گھر ہی ہوتی ہوں تم بتاؤ؟"زرش نے اسے بغور دیکھا تھا،ان سات سالوں میں ردا میں بہت بدلاؤ آگیا تھا یا شاید وہ اس سے اتنا عرصے بعد مل رہی تھی اسی لیے لگ رہا تھا؟"

••••••••••••••••••••••••••••••••

منگنی کے لیے عید سے ایک ہفتہ بعد کی تاریخ طے کی گئی تھی، ثمرین پھوپھو کی فیملی آج رات ہوٹل میں ٹھہری تھی کیونکہ تایا جان کے گھر میں صرف تین کمرے تھے اور وہاں سب اڈجیسٹ نہیں ہو سکتے تھے۔

رات کے کھانے کے بعد وہ ردا کے ساتھ کچن میں اسکی مدد کروانے گئی لیکن اس نے منع کر کے اسے واپس بھیج دیا۔وہ کمرے میں آکر بیٹھ گئی۔

"آپی میرے موبائل کا چارجر کدھر ہے، مل نہیں رہا؟"کپڑوں والے بیگ کی جیبوں سے سامان نکالتا ہوا حدید پوچھ رہا تھا۔

"یہاں نہیں ہے تو میرے ہینڈ بیگ میں دیکھو۔"اپنے موبائل سے نظریں اٹھا کر اس نے کہا تھا، مستقیم جبرائیل کی جانب سے ای میلز آرہی تھیں۔آخری سیشن میں دیے گئے

رزلٹ، پنلسسز فارم کو فل کر کے وہ اب بھیج رہا تھا اور نیچے تاخیر سے رزلٹس بھیجنے پر معزرت کا پیغام لکھ کر بھیجا تھا۔

آپی آپ نے بھی کف لنکس پہننے شروع کر دیے ہیں۔"اس کے بیگ سے چھوٹا سا زپ" لاک بیگ نکال کر آنکھوں کے سامنے کرتے ہوئے کہا اس نے حدید کی بات پر دھیان نہیں دیا اسکی توجہ مستقیم کی جانب سے بھیجی گئی ای میل پر تھی۔

آپی آپ کے بیگ میں بھی نہیں ہے۔"وہ زپ لاک بیگ واپس رکھتا ہوا بولا تھا۔"

اوہاں بھائی یا امل سے پوچھ لو مجھے نہیں پتہ!"موبائل رکھ کر کمرے سے باہر نکلتے ہوئے" وہ بولی۔

اسے یہاں آکر علم ہوا تھا کہ تائی جان اور فیض بھائی ان سے الگ رہتے ہیں، اسے افسوس ہوا تھا۔اندازہ تو پہلے ہی تھا کہ تایا جان اور تائی جان میں کچھ کشیدگیاں چل رہی ہیں پر وہ علیحدہ رہ رہے ہوں گے اسکا اندازہ نہیں تھا، اوپر سے تایا جان نے خاندان والوں سے ملنا جلنا ہی چھوڑا ہوا تھا۔

ثمرین پھوپھو ردا کی سگی خالہ تھیں اسی لیے وہ ردا کو اپنی بہو بنانا چاہتی تھیں۔

ردا!" کچن میں آکر اس نے ردا کو پکارا جو سامان فریج میں رکھوا رہی تھی۔"

فارغ نہیں ہوئی؟"اس نے مسکرا کر پوچھا تھا۔"

بس تھوڑی دیر!"جوابی مسکراہٹ کے ساتھ وہ بولی تھی۔"

"کوئی مدد چاہیے؟"

"نہیں تم مجھے بس کمپنی دو۔"

وائے ناٹ!"وہ مسکرا کر شیلف سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔"

تائی جان اور فیض بھائی کہاں ہیں؟ پھوپھو ثمرین کہہ رہی تھیں کہ وہ تمہاری منگنی پر بھی" شاید نہ آئیں۔"زرش کی بات پر ردا نے گہرا سانس لیا۔

چائے پیو گی؟"ردا کے غیر متوقع سوال پر زرش کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی۔"

www.novelsclubb.com

"سب پیئیں گے۔"

آنٹی تقریباً ساری سمیٹا سمیٹی میں نے کر دی ہے آپ بس سب کے لیے چائے بنا" دیں۔"کچن میں ساتھ کام کرتی آنٹی سے وہ بولی اور اسے ساتھ لیے باہر لان میں آگئی۔

زرش! تمہیں لگتا ہے جو دوسروں کا سکھ چین چھینتے ہیں انکا سکھ چین باقی رہتا ہے؟بس" یہ ہی ہمارے گھر کے ساتھ ہوا، سچ بتاؤں تو ہمارا گھر بالکل بکھر گیا ہے۔"قدم قدم رکھتی وہ آہستہ آہستہ نرم گھاس پر چل رہی تھیں۔

ردا تائی جان، تایا جان اور فیض بھائی نے ہمارے ساتھ جو بھی کیا ہم سب نے انہیں" معاف کر دیا ہے۔ہاں کچھ شکوے باقی ہیں پر ایسا ہم نے کبھی نہیں چاہا..."زرش کی بات پر ردا اداسی سے مسکرائی تھی۔

پتہ نہیں اللہ نے تم سب بہن بھائیوں کو اتنا ظرف کیسے دیا ہے؟"ردا کے سوال پر زرش" دھیما سا ہنس دی۔ردا نے گہری سانس خارج کی تو منہ سے دھواں نکلا۔

باہر سردی ہے۔"اپنے ہاتھوں کو کوٹ کی جیب میں اڑستے ہوئے زرش بولی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"سردی گرمی سے اچھی ہے۔"

لیکن سردی سست کر دیتی ہے۔"زرش نے احتجاج کیا۔"

اسی سستی کو ختم کرنے کے لیے ہی تو پاکستانی سردیوں میں زیادہ شادیاں کرتے ہیں، "ویسے سہی کہتے ہیں پاکستانیوں کے پاس ہر مرض کا علاج ہے۔" ردا کی بات پر زرش ہنس دی۔

ابھی پاکستان سے باہر قدم رکھا نہیں لیکن بے وفا پاکستان سے باہر گئے پاکستانیوں کی" طرح پاکستان پر طنز کسنے شروع کر دیے۔" اسکی بات پر رداداس سا مسکرادی۔

بے وفا نہیں ہوں میں!" گھاس کو اپنے جوتے کی نوک سے رگڑتے ہوئے وہ آہستہ سے" بولی۔

رداتم خوش ہو اس رشتے پر؟ کچھ دنوں میں تمہاری منگنی ہے، لیکن تم جیسے ہر چیز سے کٹی" ہوئی ہو۔ تمہاری خالہ آئی ان سے بھی تم کبھی کبھی ملی تھی اور رافع؟ کیا وہ تمہیں پسند "ہے؟

www.novelsclubb.com

پسند یا ناپسند سے کیا فرق پڑتا ہے؟ اور جس انسان کو میں جانتی تک نہیں اسے پسند کیسے کر" "سکتی ہوں؟

مطلب تم خوش نہیں ہو۔" زرش سمجھتے ہوئے بولی تھی۔"

خوشی اب معنی نہیں رکھتی!"وہ گہرا سانس لے کر بولی۔"

"پھر کیا معنی رکھتا ہے؟"

بس یہی کہ زندگی عزت سے گزر جائے،مزید کچھ نہیں چاہیے۔"زرش برآمدے کے" ستون کے ساتھ ٹھہر گئی۔

خوشی کو نظرانداز کرنے سے عزت مل جائے گی؟"زرش کے سوال پر وہ بس مسکرائی" تھی۔

نہیں خوشی کا عزت سے تعلق نہیں لیکن خوشی کے پیچھے بھاگ کر خالی ہاتھ رہ جانا تکلیف" دیتا ہے،اسی لیے اس تکلیف سے بچنے کے لیے بہتر ہے کہ اس کے پیچھے بھاگا ہی نہ جائے۔"

یہ تمہارا ڈیفینس میکینزم ہے!زندگی نام ہی تکلیف کا ہے،تکلیف آئے گی بغیر لحاظ کیے" کہ تم نے اس سے بچنے کے لیے اپنی خوشی قربان کر دی،اسی لیے تکلیف کو بہانا نہ بناؤ، حالات کا سامنا کرو اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو،اس ایک فیصلے پر تمہارا اور تمہاری آنے والی

نسل کا مستقبل منحصر کرے گا،اسے حالات پر مت چھوڑو۔"زرش کی بات پر ردا بھی رک گئی۔

"!میں ڈرتی ہوں زرش"

کس چیز سے؟"زرش نے نرمی سے سوال کیا تھا۔"

کہیں میرے ماں باپ کا کیا ہمارے سامنے نہ آجائے۔"اسکی آنکھوں میں نمی ابھری" تھی۔

تم بہن بھائیوں کا ظرف بہت بڑا ہے اسی لیے تم لوگوں نے میرے پیرنٹس کو معاف کر" "دیا لیکن ان سب کا کیا جنکی زندگیاں میرے گھر والوں نے برباد کیں؟

ردا!تائی جان اور فیض بھائی الگ کیوں ہوئے؟"زرش کے ماتھے پر شکنیں تھیں۔"

کیونکہ میرے پیرنٹس کی ڈائیورس ہو چکی ہے۔"زرش کا منہ شاک سے کھلا تھا۔"

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

اگلی سہہ پہر وہ سب مری میں تایا جان کے کسی دوست کے گیسٹ ہاؤس گھومنے آئے ہوئے تھے، ریسٹ ہاؤس تقریباً پہاڑ کی چوٹی پر تھا۔

مری کی اس بل کھاتی پتھروں کی سڑک پر وہ آگے پیچھے پیدل چل رہے تھے۔

میں تو چلتی چلتی تھک گئی۔" ایک سفید پتھر سے ٹیک لگا کر گہرے سانس لیتی زوہا بولی" ساتھ ہی امل بھی پتھر سے ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی تھی۔

اگر مجھے پتہ ہوتا کہ وہ کاٹیج پہاڑوں کے اوپر ہے تو میں کبھی نہ آتا۔" ازلان انکے قریب " آتے اوہان اور دراب کے پیچھے چلتے احمد اور حدید کو دیکھ منہ بسور کے بولا تھا، وہ جب سے آیا تھا ناراض ناراض سا تھا کیونکہ حدید احمد بھائی کے آتے ہی اسے بھول گیا تھا اسی لیے وہ ناراض ناراض سا امل اور زوہا کے ساتھ تھا۔

زوہا مجھے بھی پانی دو۔" حدید بھی لمبے لمبے سانس لیتا زوہا کو پانی پیتا دیکھ بولا تھا۔ احمد اور " حدید انکے پاس رکے تھے جبکہ دراب اوہان کو لیے فاصلے پر ہاتھ سے چوٹیوں کی جانب اشارہ کرتے کچھ بتا رہا تھا۔

حد ہے آجکل کے لڑکوں کا لڑکیوں سے زیادہ برا حال ہے۔" حدید کو دیکھ امل آنکھیں گھما کر طنزاً بولی تھی، انکی صبح تازہ تازہ ائیر پوڈز پر لڑائی ہوئی تھی، جو دونوں کو ہی نہ ملے تھے اوراب زرش کے بیگ میں لاوارث پڑے تھے۔ حدید نے اسکے طنز پر اسے گھورا تھا۔

زوہا ہلکہ سا پانی مجھے بھی دو۔" حدید کے گلاس خالی کرتے ہی امل نے کہا تو زوہا سر ہلا کر اسکے لیے بوتل سے گلاس میں پانی انڈیلنے لگ گئی۔

یہ ہلکا سا پانی کیا ہوتا ہے ؟احمد بھائی کبھی آپ نے سنا ہے کوئی ہلکا سا پانی؟" حدید حیرت سے بولتے ہوئے امل کے طنز کا بدلہ لے رہا تھا، امل کا اسکی لڑکیوں سے مماثلت کرنا اسکے دل پر لگا تھا پھر بدلہ تو بنتا ہے۔

مجھے تو لگا تھا زمین کے کسی بھی کونے میں چلے جاؤ پانی کی ڈینسٹی سیم رہتی ہے۔ پھر یہ 'ہلکا" پانی 'کیا ہوا؟اوہ کہیں ہلکے پانی سے امل کا مطلب آئل تو نہیں اسکی ہی ڈینسٹی پانی سے ہلکی ہوتی ہے۔امل تم نے آئل کب سے پینا شروع کر دیا؟" اسکی بے تکی بات پر سب ہنسے تھے۔

دو نمبر کیمسٹ !اور کچھ ہوتا نہیں سوائے طنز میں دو نمبر کنسیپٹ یوز کرنے کے،ہو نہہ" ان سے اچھے ہم کمپیوٹر سائنس والے ہوتے ہیں۔"امل کڑھ کر بولی۔

فاریؤر کائنڈ انفورمیشن !ڈینسٹی کیمسٹری کا نہیں فزکس کا کانسپٹ ہے۔اور کیمسٹس" سے جیلس ہونا چھوڑدو کیونکہ اگر کیمیسٹس نہ ہوتے تو تمہاری کمپیوٹر سائنس کی پیدائش "تک نہ ہوتی۔

اچھا اچھا بس بس تم دونوں ائیر پوڈز کے بعد اب کیمسٹری اور کمپیوٹر پر لڑنا بند کرو۔ہر" فیلڈ کا اپنا سکوپ ہے۔"انکی لڑائی مزید بڑھتا دیکھ احمد بیچ میں بولا تھا،جیسے بچپن میں اسکا سارا وقت ان دونوں کی دوستیاں کروانے میں گزر جاتا تھا۔

ہو نہہ !لیکن کیمسٹری کا آجکل کوئی سکوپ نہیں،آجکل سوفٹویئر سکلز کا سکوپ ہے۔" " امل زوہا کو اشارہ کرتی آگے بڑھ گئی،احمد نے گہرا سانس لیا پوری دنیا کو سمجھایا جا سکتا ہے سوائے امل کے۔

ہاں اگر کیمیسٹس اپنا کام چھوڑ دیں تو میں بھی دیکھتا ہوں تم اپنی سوفٹوئیر سکلز سے کونسی دکان چلاتی ہو۔" امل کے پیچھے حدید چیلنجنگ انداز میں بولا تو وہ ہاتھ جھلا کر آگے بڑھ گئی۔

وہ دونوں خاموشی سے اوپر ڈھلان پر سر جھکائے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی چڑھ رہی تھیں۔

تم نے اپنی پڑھائی مکمل نہیں کی؟" زرش کی آواز نے خاموشی میں ارتعاش پیدا کیا تھا، ردا نے گہری سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

جیسے ہی تم لوگوں کے گھر سے جانے کی خبر ملی ہم دونوں واپس پاکستان آگئے تھے۔ بابا نے بتایا کہ تم سب کی نانو باہر سے واپس آگئی اور تم لوگ انہی کے گھر شفٹ ہو گئے۔ مجھے خوشی ہوئی تھی کم از کم وہاں تم سب کو امی کی باتیں تو نہیں سننی پڑتی ہوں گی۔" وہ اداسی سے مسکرا کر بولی تھی۔

تو پڑھائی کیوں چھوڑ دی؟ اور پاکستان کیوں آگئی؟ اگر آگئی تو پڑھائی کیوں مکمل نہیں کی؟"

وہ دونوں سڑک کے کنارے پتھروں کی باڑ کے ساتھ چل رہی تھیں اوہان اور دراب کے ساتھ باقی سب بچے اوپر ان دونوں سے کافی آگے نکل گئے تھے۔

میرے والدین کی کوتاہیوں نے میرے قدم جکڑ لیے اور مجھے آگے نہیں بڑھنے دیا۔"""
اسکے چہرے پر دکھ نہیں تھا بس اداسی تھی۔

تائی جان اور فیض بھائی کہاں ہیں ؟"زرش کے رات والے سوال دہرانے پر ردا نے اسکی" جانب دیکھا۔

وہیں جہاں اگر وہ پہلے چلے جاتے تو سب کی زندگیوں میں اتنے طوفان نہیں آتے۔"""
زرش اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"ڈائیورس کے بعد فیض بھائی امی کو تھائیلینڈ لے گئے، ماموں کے پاس۔"

مجھے یقین نہیں آرہا، آخر کیوں ڈائیورس ہو گئی ؟ کیا ہماری وجہ سے ؟ جب نانو پاکستان" آئی تھیں تب انہوں نے تایا جان کو بہت باتیں سنائی تھیں، انہیں بہت برا بھلا کہا تھا تب تایا جان اور تائی جان کی لڑائی بھی ہوئی تھی۔ اور تب ہمیں یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ ہمارا گھر تایا جان نے نہیں بلکہ فیض بھائی نے تائی جان کے کہنے پر بیچا ہے لیکن تایا جان نے الزام

اپنے سر پر لے لیا تھا۔"زرش پریشانی سے پوچھ رہی تھی اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کیونکہ اسکے تایا تائی دوسروں کے ساتھ جیسے بھی تھے لیکن وہ آپس میں بہترین میاں بیوی تھے۔ردا اداس سا مسکرائی۔

"تو تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ ہمیں لگا کہ انجان ہو گے۔"

اگر انجان ہوتے تو یہاں موجود نہ ہوتے، ہمارا گھر تایا جان نے نہیں بیچا تھا اسی لیے ہم "اب ان سے ناراض نہیں ہیں۔

ہمم! انہوں نے بیچا نہیں لیکن تم لوگوں کا ساتھ بھی نہیں دیا جو انہیں دینا چاہیے تھا۔" انہوں نے سچ جانتے ہوئے بھی چھپایا۔"ردا تایا جان سے بھی بدزن لگتی تھی۔

لیکن بے فکر رہو، انکی ڈائیورس کی وجہ تم سب نہیں ہو۔"آخر میں وہ مسکرائی تھی۔"

www.novelsclubb.com

پھر کیا وجہ ہے!"زرش نے سوال کیا۔"

ہے کوئی شخص مستقیم جبرائیل نامی!"ردا کے چہرے پر اس نام سے ناپسندیدگی ابھری" تھی جبکہ اس ایک نام پر زرش کی دنیا رک گئی وہ اس لمحے کچھ بھی توقع کر سکتی تھی لیکن یہ نہیں۔

مجھ سے وجہ مت پوچھنا شاید وجہ بتانے کے بعد میں تم سے نظریں ملانے کے قابل نہ رہوں۔" زرش شاک سی اسے دیکھ رہی تھی۔

تم چلو میں آتی ہوں۔" گیسٹ ہاؤس کی ایک سیاہ دیوار پر لکھی تحریر نے اسکے قدم روکے تو وہ زرش کو دیکھ کر بولی زرش بے توجہی سے سر ہلا کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔

•••••••••••••••••••••

سب کاٹیج میں موجود تھے سوائے اوہان اور احمد کے، جو اندر جانے سے پہلے کاٹیج کی پچھلی طرف خوبانی کا درخت ڈھونڈنے گئے تھے جسکے بارے میں دراب نے آتے ہوئے بتایا تھا، دراب پہلے ہی کسی کال کے آنے پر کام سے جا چکا تھا۔ وہ دونوں خالی ہاتھ منہ بسورے اب کاٹیج میں داخل ہو رہے تھے کیونکہ پیچھلی طرف کوئی درخت نہیں تھا۔

اندر کی جانب بڑھتے ہوئے اسکی نظر کو ایک کاٹی گئی سطر کے عین نیچے لکھی گئی تحریر نے متوجہ کیا تھا۔

محبت نصیب کی محتاج ہے۔" اس نے دھیان سے اس سطر کو پڑھا تھا۔"

ایک منٹ!" احمد کو اشارہ کر کے وہ جھکا تھا اور چاک کا ٹکڑا اٹھا کر بغیر کچھ کاٹے لکھنے لگا۔"

چلو!"لکھ کر اس نے احمد کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔"

آگے بڑھتے ہوئے احمد نے گردن موڑ کر اوہاں کی لکھی گئی سطر پڑھی تھی۔

"اور نصیب دعا کا محتاج ہے۔"

••••••••••••••••••••••••••••

دسمبر کا آغاز تھا، شہر کی آبادی سے دور اس بیابان میں برف کے ننھے ننھے گالے گرتے دکھائی دے رہے تھے۔ دور دور تک برف نے سفید چادر کی طرح زمین کو ڈھانپا ہوا تھا۔ گیسٹ ہاؤس کے اس کمرے کی کھڑکی سے باہر نظر آتے درخت برف باری سے سفید ہو رہے تھے۔ کمرے کے لاؤنج میں آتش دان کے جلنے کی وجہ سے ماحول گرم تھا۔ مری میں سردی کراچی سے کافی زیادہ تھی۔ وہاں ٹی وی خاموش آواز کے ساتھ چل رہا تھا۔ صوفے پر وہ دونوں بیٹھے تھے۔ بن یامین کی نظریں کبھی گھڑی سے ہوتے ہوئے دروازے پر جاتیں اور کبھی دروازے سے واپس ٹی وی پر ٹھہر جاتیں، اسکے برعکس مستقیم جبرائیل مطمئن بیٹھا تھا۔ وہ دونوں اس لمحے کسی کا انتظار کر رہے تھے۔

مستقیم اور کتنا انتظار کرنا پڑے گا؟ تم فون کرواسے۔"بن یامین بے تابی سے بولا تھا۔"

صبر !"سامنے میز پر پڑی ڈرائی فروٹس کی پلیٹ سے چلغوزہ اٹھاتے ہوئے وہ ٹی وی پر نظریں جمائے ہوئے ہی بولا تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔

لو آگیا !"صوفے سے اٹھتے ہوئے مستقیم بولا اور دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ یہ" مستطیل بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کو شیشے کی سلائڈنگ دیواروں سے دو حصوں میں بانٹا گیا تھا ایک جانب دو سنگل بیڈز اور سائیڈ ٹیبلز موجود تھے، بیڈز کی عقبی جانب ایک واشروم تھا جبکہ دوسرے حصے میں ایک تھری سیٹر جبکہ دو سنگل سیٹر صوفے موجود تھے اور انکے عین سامنے چھوٹی شیشے کی میز اور دائیں جانب بڑی ایل ای ڈی موجود تھی جو اس وقت خاموش آواز کے ساتھ روشن تھی جبکہ اسی دیوار کے ایک طرف آتش دان تھا جس میں اس وقت لکڑیاں جل رہی تھیں۔ سادہ طرزِ عمل پر بنایہ کمرہ نفیس سا محسوس ہوتا تھا۔

اسلام علیکم !ایس ایچ او دراب !"نووارد کو دیکھ کر مستقیم خوشدلی سے ملا تھا۔ دراب" اسے دیکھ کر دھیما سا مسکرایا اور سلام کا جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

آپ سے متعلق کافی تعریفیں سنی تھیں، آج مل بھی لیا۔" دراب مستقیم کو دیکھ کر" خوشدلی سے بولا تو اس نے مسکرا کر سر خم کیا۔ جبکہ بن یامین کچھ تعجب سے دراب کو دیکھ رہا تھا۔

سب سے پہلے تو معذرت میں وقت پر پہنچ نہیں پایا، اس طرف آ رہا تھا تو فیملی کا بھی پلین" بن گیا، اسی لیے بس دیر ہو گئی۔" بن یامین سے سلام دعا کے بعد وہ معزرت کرتا بولا تھا۔

نہیں کوئی بات نہیں ہمیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا۔" اپنے لیے چائے جبکہ دراب اور" بن یامین کے لیے کافی کا آرڈر دیتے ہوئے وہ بولا تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••

اسلام آباد میں سورج غروب ہو چکا تھا۔ اس مڈل کلاس کالونی کی اس تنگ گلی میں کئی گھر قطار میں موجود تھے، باہر سے دیکھنے پر سب سے آخری گھر کی تمام بتیاں بجھی ہوئی نظر آ تیں۔ لیکن چھوٹے سے لان کے سامنے نظر آتی لاؤنج کی کھڑکی مدھم روشنی لیے اندھیرے میں روشن تھی۔

لاؤنج میں لیمپ جل رہا تھا اور کارپٹ پر ایک شخص جائے نماز پر بیٹھا سلام پھیر رہا تھا۔

آہٹ پر اس نے سر گھمایا تو پیچھے صوفے پر سارہ باجی کو بیٹھے پایا۔ دعا مانگ کر جائے نماز اکٹھی کر کے کونے میں پڑے میز کے خانے میں رکھتے ہوئے ان کے سامنے آ بیٹھے۔

کیا بات ہے؟ پریشان لگ رہی ہیں؟" انکی بات پر سارہ پھوپھو چونکی تھیں۔"

سوچتی ہوں، نا جانے ایسی کونسی غلطی ہو گئی تھی کہ میرے دونوں بھائیوں کے گھر ٹوٹ" گئے؟ پہلے جب پاکستان آتی تھی تو سمجھ نہیں آتی تھی کہ کس بھائی کے گھر رہوں، لیکن اب کوئی آپشن ہی نہیں ایک ہی بھائی کا گھر ہے اور وہ بھی اپنا نہیں۔" وہ دکھ سے بول رہی تھیں، انکی بات پر حسن آفندی خاموش ہی رہا۔

ردا کی منگنی پر شائستہ نہیں آئے گی؟" سارہ پھوپھو کے سوال پر انکے چہرے پر ایک سایہ" سا لہرایا تھا۔

اسکی بیٹی ہے آنا چاہے تو آجائے نہیں تو نہ سہی میرا اب اس سے کوئی تعلق نہیں۔" انکے" لاتعلقی سے کہنے پر سارہ پھوپھو نے انہیں افسوس سے دیکھا۔

تمہیں کم از کم اس عمر میں یہ حرکت نہیں کرنی چاہیے تھی، ساری زندگی ساتھ گزار کر" آخر میں آکر راستے بدل لیے۔ کبھی اپنے بچوں کو دھیان سے دیکھا ہے؟ ردا اور دراب کتنا

www.novelsclubb.com

خاموش رہتے ہیں اور فیض وہ تو اب تمہاری شکل تک دیکھنے کا روادار نہیں۔ چھوٹے موٹے لڑائی جھگڑے ہر گھر میں ہوتے ہیں لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی ایسا بھی کیا ہو گیا کہ نوبت طلاق تک آگئی؟"تایا جان اب بھی خاموش ہی رہے۔

جو پردے پڑے ہیں وہ پڑے ہی رہیں تو بہتر ہے۔"تایا جان بے زاری سے بولے تھے۔"

اپنے بچوں کی شادیاں کرنی ہے تم نے، لوگ سوال کرتے ہیں، کیا جواب دو گے کہ کیوں" اس عمر میں انکی ماں کو طلاق دے دی؟"سارہ پھوپھو برہمی سے سوال کر رہی تھیں۔

انہی سوالات سے بچنے کے لیے تم نے اپنی آمنہ کے لیے میرے دراب کا رشتہ قبول" نہیں کیا؟"انکے سوال پر سارہ پھوپھو نے گہرا سانس لیا۔

دراب میرا بھتیجا ہے اور میرے لیے سب سے اوپر ہے، لیکن آمنہ اور اسکے ابو...۔"""
انہوں نے بات ادھوری چھوڑ دی، تایا جان نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

تم پوچھ رہی تھی نا کہ کیوں ردا کی شادی ملک سے باہر کر رہا ہوں؟ تو اسی لیے کہ ثمرین" اسکی خالہ ہے وہ کوئی سوال نہیں کرے گی، میں نہیں چاہتا کہ میری غلطیوں کے زیرِ

عتاب میری بیٹی آئے،اسی لیے جب ثمرین نے بڑے ابا کے ذریعے رداکا رشتہ بھجوایا تو میں انکار نہیں کر سکا۔" انکی بات پر سارہ پھوپھو خاموش سی ہو گئیں۔

"ساتھ سال پہلے دو ہزار پندرہ میں ہمارے خاندان میں آئے کئی طوفانوں نے ہمارے خاندان کو کرچیوں میں بکھیر دیا۔" وہ قدرے تاسف سے گویا ہوئیں تو تایا جان نے سر ہلا کر اتفاق کیا۔

"بالکل ویسے جیسے اٹھائیس سال پہلے انیس سو چورانوے میں بڑے ابا کے گھر آئے طوفانوں نے انکا خاندان کرچیوں میں بکھیر دیا تھا۔" تایا جان کے چہرے پر گہرا تاسف تھا۔

"وہ سب تو بڑے ابا کی بے جا ضد کا نتیجہ تھا لیکن انکا خاندان پھر سے ایک ہو گیا ہے۔اور تو اور اب انہی کے پاس ہمارے بچے اچھی زندگی گزار رہے ہیں۔میں نعیم بھائی کے سارے بچوں کو تمہارے حوالے کر کے گئی تھی کہ تم انکے تایا ہو انکا سب سے بڑھ کر خیال کرو گے لیکن تم نے اور تمہاری بیوی نے کیا کیا ان بچوں کا حق کھا لیا اور انہیں بے آسرا کر دیا۔" وہ تلخی سے بولیں،انداز میں طنز یا غصہ نہیں بلکہ دکھ تھا۔

لیکن اللہ بھی بڑا مہربان ہے، اللہ نے ان بچوں کو ہم سے بھی بہترین سہارا دیا آج جب ان سب کو دیکھتی ہوں تو دل خوش ہوتا ہے، مائرہ اپنے گھر میں خوش ہے، اوہان ایک کامیاب انجینئر ہے اچھی جاب کر رہا ہے، زرش بھی اچھے سرکاری ہسپتال میں جاب کر رہی ہے اور چھوٹے دونوں بھی اپنی زندگیوں میں خوش ہیں۔ جبرائیل بھائی اور خدیجہ نے انہیں سگی اولاد سے بڑھ کر رکھا ہوا ہے۔" ان دونوں کے نام لینے پر سارہ پھوپھو کے چہرے پر عقیدت پھیل گئی تھی۔

" ہمارے خاندان سے جبرائیل کو کبھی کوئی خیر نہیں ملی اسکے باوجود بھی وہ اس نے ہر بار بلا جھجک ہمارے خاندان کو خیر پہنچائی۔"

" ہمارے خاندان سے کیوں خیر نہیں ملی؟" سارہ پھوپھو چونکی تھیں۔

" اٹھائیس سال پہلے وہ میں ہی تھا جس نے بڑے ابا کو جبرائیل کے خلاف بھڑکایا تھا، وہ بیچارہ تو صرف دین کے راستے پر چلا تھا بس اور چاہتا تھا کہ بڑے ابا سود لینا چھوڑ دیں اور بڑے ابا شاید اسکا کہا مان بھی لیتے لیکن میں نے ہی بڑے ابا کے کان بھرے تھے کہ وہ انکا بزنس جماعتوں کے ساتھ چل کر ڈبو دے گا وغیرہ وغیرہ، بس پھر بڑے ابا نے پہلی

فرصت میں مسجد میں جا کر وہاں کی امامت سے روکا اور پھر معاملہ دن بادن بگڑتا گیا۔" تایا جان کے چہرے پر چھایا تاسف انکے پچھتاوے کو ظاہر کر رہا تھا۔

لیکن وہ تو ثمرین سے شادی کا مسلئہ نہیں تھا جسکی بنا پر، بڑے ابا کی بات نہ ماننے پر بڑے ابا نے انہیں گھر سے نکال دیا۔" سارہ پھوپھو حیرت سے سوال کر رہی تھیں۔

ہاں وہ مسئلہ بھی میری بیوی کے شیطانی دماغ کا مرہون منت تھا۔" تایا جان کے چہرے پر بے زاریت چھائی تھی۔

اسی نے نسیم خالہ کو پٹیاں پڑھائی تھیں کہ بڑے ابا سے ثمرین کی جبرائیل سے شادی کی بات کرے، تاکہ اسکے جھوٹے نفس کو تسکین مل سکے۔ اسکے بعد جبرائیل کے بڑے ابا کو صاف انکار کرنے پر اور مسجد میں امامت نہ چھوڑنے پر بڑے ابا بھی ضد میں آ گئے اور انہیں گھر سے نکال دیا۔"

www.novelsclubb.com

اس بات کا مجھے نہیں پتہ تھا، جبکہ مجھے اچھے سے یاد ہے کہ ثمرین جبرائیل سے دوسری شادی پر راضی نہیں تھی وہ اپنے بیٹے کی اکیلے کفالت کرنا چاہتی تھی لیکن نسیم خالہ ہی بضد تھیں۔ لیکن شائستہ نے ایسا کیوں کیا؟" سارہ پھوپھو تعجب سے سوال کر رہی تھیں۔

••••••••••••••••••••••••••••••

سب نے ایک ساتھ بیٹھ کر ردا کے ہاتھ سے فرائی ہوئی مچھلی کھائی تھی اور اب سب باہر برف پر لکڑیوں سے جلائی آگ کے گرد بیٹھے زرش کے ہاتھ کی بنی چائے پیتے ہوئے باتوں میں مصروف تھے، تایا جان اور پھوپھو نے کل صبح آنا تھا، جبکہ زرش فون کانوں پر لگائے، ٹہلتے ہوئے، ایک ہاتھ میں چائے کا کپ تھامے مائرہ سے بات کر رہی تھی۔ ردا کا فون بجا تو وہ موبائل اٹھا کر چند قدموں کے فاصلے پر ایک طرف پتھر پر بیٹھ گئی۔

تمہاری چائے! ٹھنڈی ہو جائے اس سے پہلے پی لو!" وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبی" آنکھوں کی پتلیاں سکیڑے غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی جب اوہان دو کپ اٹھائے اسکی طرف آگیا، ردا نے خاموشی سے کپ تھام لیا۔

تم نے پڑھائی چھوڑ دی، مجھے بہت افسوس ہوا سن کر!" سامنے پڑے پتھر پر بیٹھتے" ہوئے اس نے افسوس سے کہا۔

لیکن مجھے کوئی افسوس نہیں!" کندھے اچکا کر کپ کو لبوں سے لگاتے ہوئے وہ بولی۔"

"...تایا جان اور تائی جان کی ڈائیوس"

مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔" دور ٹہلتی زرش پر نظریں جمائے وہ اکتاہٹ" سے بولی۔

"تم کیا مجھ سے ناراض ہو؟"

نہیں میرے پاس آپ سے ناراض ہونے کا کوئی حق نہیں اور آپ کے پاس بھی مجھ " سے سوال جواب کرنے کا کوئی حق نہیں۔" کہہ کر وہ اٹھ گئی اور زرش کی جانب بڑھ گئی، اوہان خاموش سا ہو گیا۔

••••••••••••••••••••••••••••••

زرش یاد ہے ایک بار تم نے مجھے بتایا تھا کہ انسان کا دماغ اور دل ایک کرۂ ارض کی کی دو الگ الگ مملکتوں جیسے ہیں دونوں مملکتیں الگ الگ ہونے کے باوجود خود مختار بھی ہیں اور ایک دوسرے کی محتاج بھی۔ جب تم جانتی ہو کہ دل اور دماغ ایک دوسرے کے محتاج ہیں تو تم ایک کو دوسرے پر فوقیت دے کر توازن کیوں بگاڑ رہی ہو؟ تم نے ہی بتایا تھا کہ دونوں کے درمیان توازن بگڑنے پر انسانی شخصیت میں ایک تبدیلی آتی ہے جو کہ تباہ کن ہوتی ہے۔ سب جاننے کے باوجود تم اپنے دل کو نظرانداز کر رہی ہو اور اپنے دل پر دماغ کو

فوقیت دے رہی ہو۔دل اور دماغ میں سے کسی ایک کے حاوی ہو جانے سے ان دونوں کی

"نشو ونما کا عمل رک جاتا ہے۔

مائرہ اب تم میری سنائی گئی تھیوریز ہی مجھ پر دہراؤ گی؟"زرش نے اکتا کر سوال کیا تھا،"

اسے حیرت ہوئی تھی مائرہ کو تب اسکی تھیوری سمجھ آگئی تھی لیکن اب اسکی زبان سے ادا

کیے ہوئے چند الفاظ سمجھ نہیں آرہے تھے۔

زرش دیکھو، تم بلاوجہ ضد لگا رہی ہو۔بڑے ابا نے پورے خاندان میں مشہور کر دیا ہے"

"کہ تم ثمرین کے چھوٹے کی منگیتر ہو۔

افف! یہ بڑے ابا بھی نا، میں بتا چکی ہوں مجھے ابھی شادی نہیں کرنی نہ مستقیم سے نہ سعد"

سے، بڑے ابا کو کوئی سمجھائے اور تم بھی سمجھ جاؤ! زبردستی مجھے اپنی دیورانی بنانے پر تلی

ہوئی ہو۔"زرش نے اکتا کر فون کاٹا تھا۔

ہیں؟ یہ کیا سین ہے؟ تم اور مائرہ کی دیورانی؟"پیچھے سے آتی ردا حیرت سے بولی تو زرش"

نے گہرا سانس لیا۔

"یہ ایک لمبی کہانی ہے۔"

مجھ میں بہت سٹیمنا ہے، میں سن سکتی ہوں، ڈونٹ وری۔" ردا ہاتھ جھلا کر بولی تو زرش "
ہنس دی۔

خیر سٹیمنا تو مجھ میں بھی بہت ہے، اگر تم شئیر کرنا چاہو تو۔" چائے کا آخری گھونٹ "
بھرتے ہوئے ایک آئی برو اٹھا کر بولی۔

اوکے ڈیل!" ردا کے تیزی سے کہنے پر زرش مسکرا دی۔"

•••••••••••••••••••••••••••

وہ فائلز کھولے بیٹھا مستقیم کو کچھ ڈی ٹیلز دکھا رہا تھا۔

اس سال کئی لاوارث بچے اور بچیاں اسلام آباد اور مری سے ملے لیکن جو حلیہ آپ نے "
بتایا ویسی کوئی بچی نہیں ملی۔ میں نے ہر تھانے سے معلوم کروایا ہے۔" دراب کی بات پر
مستقیم سوچ میں پڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

اگر زرفشاں تب نہیں ملی تو مطلب وہ عورت جھوٹ بول رہی تھی؟" بن یامین کی بات "
پر دراب نے نفی میں گردن ہلائی۔

اسے جس ٹارچر میں رکھا ہوا اس میں جھوٹ کا سوال نہیں، وہ اور بھی کئی پول کھول چکی "ہے جو کہ سچ تھے اسی لیے وہ جھوٹ نہیں بول رہی۔"

"ہو سکتا ہے کوئی حادثہ ہو گیا ہو؟" مستقیم کی بات پر بھی دراب نے سر نفی میں ہلایا۔

"اس عورت کے مطابق جس پیٹرول پمپ سے وہ بھاگی تھی وہاں کافی رش ہوتا ہے، اگر کوئی حادثہ ہوا ہوتا تو یقیناً معلوم ہو جاتا۔"

"اگر وہاں رش ہوتا ہے پھر تو وہاں ضرور سی سی ٹی وی کیمراز بھی ہوں گے۔" مستقیم کی بات پر بن یامین نے بھی اتفاق کیا۔

"میں پتہ کروا چکا ہوں، وہ پیٹرول پمپ سال پہلے بند ہو چکا ہے اور امکان ہے کہ وہاں سی سی ٹی وی کیمرہ نہیں تھا لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں وہاں جا کر انویسٹیگیشن کرنی چاہیے یقیناً کچھ نا کچھ ضرور ملے گا۔"

www.novelsclubb.com

"میرا خیال ہے میں آپ سے پہلے بھی کبھی ملا ہوں۔" بن یامین کی غیر متوقع بات پر مستقیم اور دراب چونکے تھے۔

وہ پیٹرول پمپ یہاں سے کتنا دور ہے؟" مستقیم نے بن یامین کی بات کو نظرانداز کر کے سوال کیا تھا۔

"پانچ منٹ کے فاصلے پر، نیچے کی جانب۔"

ٹھیک ہے پھر ہم کل چلیں گے۔ تم کل وقت پر پہنچ جانا۔" مستقیم فائلز بند کرتا ہوا بولا تھا۔

ہاں دائیں ہاتھ پر کچھ فاصلے پر ایک کاٹیج ہے، میں فیملی کے ساتھ وہیں رکا ہوا ہوں، پہنچ جاؤں گا صبح وقت پر۔" دراب اٹھتا ہوا بولا۔

حسن آفندی؟.... آپ جانتے ہیں حسن آفندی کو؟" وہ فائلز اٹھا رہا تھا جب بن یامین تیزی سے بولا، اسکے ہاتھ سے فائلز گرتے گرتے بچی تھیں، مستقیم نے چونک کر پہلے بن یامین کو دیکھا پھر دراب کو۔

www.novelsclubb.com

مستقیم یاد ہے ہم حسن آفندی کے بیٹے کے ولیمے پر گئے تھے تب ہی میں نے شاید..."
مستقیم کا چہرہ دیکھ کر وہ بولتا بولتا رکا۔

میں انکا چھوٹا بیٹا ہوں۔" دراب کی بات پر مستقیم نے گہرا سانس لیا۔

اور مستقیم تم انکل جبرائیل کے بیٹے ہو۔"اب کی بار مستقیم نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا۔

"میری فیملی نے تمہارا جو نقصان کیا اس کا میں ازالہ نہیں کر سکتا لیکن تمہیں جب کبھی میری ضرورت پڑی مجھے اپنے ساتھ پاؤ گے۔"

"اسی لیے تم بغیر کسی غرض کے ہماری مدد کے لیے تیار ہو گئے۔"مستقیم کی بات پر وہ مسکرا دیا۔

"صبح وقت پر پہنچ جانا۔"اپنی بات کہہ کر وہ کمرے کی دوسری جانب چلا گیا۔

"تمہاری شاندار پر سنیلٹی بتاتی ہے کہ تم حسن آفندی کے بیٹے ہو، لیکن جانتے ہو حسن آفندی کی پر سنیلٹی جتنی شاندار تھی، ظرف انکا اتنا ہی کم تھا۔شاید تمہیں میری بات بری لگے لیکن انہوں نے مستقیم اور اسکے خاندان کو بہت بڑا دھچکا اور نقصان دیا تھا۔"مستقیم واشروم کی جانب بڑھ گیا تو پیچھے بن یامین اپنا پرانا غصہ قابو کرتا ہوا بولا۔

"ویسے دشمنی کیا تھی انکی مستقیم سے؟کس چیز کا بدلہ لیا تھا انہوں نے مستقیم سے؟"بن یامین کا غصہ جائز تھا کیونکہ اس نے وہ وقت دیکھا تھا جب حسن آفندی کی کم ظرفی کے

باعث مستقیم کا پورا خاندان کرائیسسز میں چلا گیا تھا، سب نارمل ہو گیا تھا لیکن بن یامین جانتا تھا مستقیم کہیں نا کہیں اندر اب بھی اس ڈیمج سے نہیں نکلا تھا۔

انہیں مستقیم سے کوئی دشمنی نہیں بلکہ ہمدردی تھی، انکا سب سے بڑا قصور یہ تھا کہ وہ" "حق کے ساتھ کھڑا ہونا نہیں جانتے تھے۔

"ہمدردی ناممکن !"

اگر یقین نا آئے تو مستقیم سے پوچھ لینا کہ اسکی بیل کس طرح ہوئی تھی؟" فائلز اٹھا کر" کہتا وہ باہر نکل گیا۔

-ناچاہتے ہوئے بھی وہ اپنے باپ کو ڈیفینڈ کر گیا تھا

••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

کیا اس شخص میں کوئی برائی ہے؟" رات گہری ہو گئی تھی۔ وہ دونوں امل اور زوہا کے" ساتھ ہی کارپٹ پر بچھے میٹرسس پر بلینکٹ لیے لیٹی ہوئی تھیں

"ہو گی، پر مجھے کبھی نظر نہیں آئی۔"

"پھر یقیناً تم نے اس لیے انکار کیا کہ اس نے بھی انکار کیا تھا؟"

"میرے انکار کی وجہ اسکا انکار نہیں اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی کمی یا برائی ہے۔"

توکیا تمہیں فرق نہیں پڑا تھا اسکے انکار پر؟"

پڑا تھا لیکن صرف کچھ لمحوں کے لیے، ان فیکٹ اسکا انکار میرے لیے کسی نعمت جیسا تھا، "مجھے اس سے محبت نہیں تھی لیکن اسکے باوجود کہیں نا کہیں میرے دل کو اس سے امید تھی، وہ امید جو مجھے آگے بڑھنے نہیں دے رہی تھی، اسکے انکار نے مجھے باور کروایا کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں جیسے ہی یہ امید ٹوٹی مجھے لگا میں آزاد ہو گئی مجھے کھل کر سانس آیا۔"

کیا وہ تمہاری توقعات پر پورا نہیں اتر سکا؟" ردا کسی نہج پر پہنچنا چاہتی تھی۔"

ایک وہ ہی تو توقعات پر پورا اترتا ہے، وہ اس قدر بہترین ہے کہ کبھی کبھار اس سے مجھے" فرشتے کا شائبہ ہوتا ہے، لیکن میں جانتی ہوں وہ فرشتہ نہیں انسان ہے، اگر وہ میری زندگی میں داخل ہو گیا تو میری امیدوں کے لمبے لمبے پہاڑ کھڑے ہو جائیں گے، لیکن وہ فرشتہ نہیں ہے تو وہ یقیناً میری تمام امیدیں توڑے گا، اور جب امیدیں ٹوٹتی ہیں تو تکلیف ہوتی

ہے۔وہ اتنا بہترین ہے کہ اسکے سامنے میری ذات چھپ جاتی ہے،اس کے مجھ پر اتنے احسانات ہیں کہ میں ناچاہتے ہوئے بھی اسکے سامنے جھک جاتی ہوں،میں اپنی پوری زندگی اسکے احسانات تلے دب کر یا نظریں جھکا کر نہیں گزار سکتی،اسی لیے اسے چھوڑ دیا۔ مجھے ایک عام سا شخص چاہیے،جس کے ساتھ میں برابری محسوس کروں نہ کہ جھکاؤ۔"وہ ایک ایک لفظ بہت سوچ سوچ کر بول رہی تھی۔ردا نے اسکی بات پر مسکراہٹ روکی تھی۔اسے یاد آیا تھا کبھی زرش نے اس سے کہا تھا کہ وہ دونوں ایک جیسی ہیں آج اسے یقین آگیا تھا ان میں کچھ تو تھا جو ایک جیسا تھا۔

زرش یہ تمہارا ڈیفینس سسٹم ہے۔زندگی نام ہی امیدوں کے ٹوٹنے کا ہے،تکلیف تو" آئے گی بغیر لحاظ کیے کہ تم نے اس سے بچنے کی خاطر کسی بہترین شخص کو چھوڑ دیا،اسلیے امیدوں کے ٹوٹنے کو بہانا نہ بناؤ بلکہ حقیقت کا سامنا کرو کیونکہ اس ایک فیصلے پر تمہارا اور "تمہاری آنے والی نسل کا مستقبل انحصار کرتا ہے۔

یہ آج سب مجھے میرے ہی الفاظ کیوں لوٹا رہا ہے۔"زرش برا سا منہ بنا کر بولی تھی۔"

www.novelsclubb.com

کیونکہ آپ اپنی کہی باتوں سے مکر رہی ہیں۔" ساتھ والی بلینکٹ سے آواز آئی دونوں" نے چونک کر دیکھا امل اور زوہا دانت نکالتے ہوئے اٹھی تھیں۔

تم دونوں جاگ رہی ہو؟" زرش نے آئی بروا ٹھا کر سوال کیا۔"

ردا آپی آپ ہی سمجھائیں میری اس بیوقوف بہن کو کہ مان جائے ورنہ بڑے ابا اس" امریکی چمگادڑ سے انکی شادی کروا کر دونوں کو اڑا دیں گے۔اور پیچھے رہ جائیں گے ہم اکیلے۔" امل کے بیچارگی سے کہنے پر زرش کا منہ کھلا تھا جبکہ ردا اور زوہا قہقہ لگا کر ہنسی تھیں۔

بس باتیں کروالو اس لڑکی سے۔جاؤ میرے بیگ سے موسچرائزر نکال کر لاؤ، سردی میں" ہاتھ ڈرائے ہو گئے ہیں۔" اپنے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے امل کو گھور کر وہ بولی۔

دیکھ رہی ہیں ردا آپی کتنی ظالم بہن ہے میری، میں تو انکے بچوں کو ان کے غصے کے عتاب" سے بچانا چاہتی ہوں اور وہ تو تب ممکن ہو گا نا جب وہ میرے پاس ہوں گے ورنہ یہ انہیں بھی میری طرح..." بلینکٹ سے نکل کر زرش سے دور ہوتی وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

امل، صبر کرو۔" زرش اس کے پیچھے اٹھنے لگی تو وہ بھاگ گئی اور ردا اور زوہا کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا۔

" یہ لیں بیگ، مجھے نہیں ملا مو سیچرائزر!" دور سے ہی بیگ زرش کے سامنے پھینکتے ہوئے وہ بولی، سامان بیگ سے باہر نکل آیا چار جر، ائیر پوڈز، ڈائری، حجاب پنز، لپ بام، نیل فائلر، کارڈز، ٹشوز، سن گلاسز کچھ لپسٹکس اور بھی لا محدود چیزیں۔ زرش نے گھور کر امل کو دیکھا۔ یہ لڑکی آج بس بچ جائے اسکے ہاتھوں سے۔

" زوہا اس طرف ہو جاؤ آج سائیکالوجسٹ مجھے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی ہے۔" زوہا سے جگہ بدلتے ہوئے وہ لیٹ گئی۔

" یہ کیا ہے؟" زرش کی سائیڈ پر ہوتے ہوئے زوہا نے کارپٹ سے زپ لاک بیگ اُٹھاتے ہوئے سوال کیا، زرش نے دھیان نہیں دیا اسکی توجہ موسیچرائزر ڈھونڈنے کے ساتھ ردا پر تھی جو اب تک امل کی باتوں پر ہنس رہی تھی۔

" تمھیں بہت ہنسی نہیں آرہی؟"

امل بچپن کی طرح اب بھی بہت کیوٹ ہے۔" وہ ہنستے ہوئے بولی تھی۔"

www.novelsclubb.com

بچ کر رہنا، اسکی کیوٹنس کسی کا لحاظ نہیں کرتی۔" موسچرائزر اٹھاتے ہوئے اس نے ہنس کر ردا کو وارن کیا۔

"امل دیکھو یہ تو کف لنکس ہیں نا!" زوہا نے وہ زپ لاک بیگ امل کی جانب لہراتے ہوئے انکشاف کیا۔ امل کا منہ کھل گیا۔

"اب مجھے سمجھ آئی آپ اس کف لنکس والے شخص کے پیچھے ہر رشتے کو انکار کر رہی ہیں نا؟" بلینکٹ سے نکل کر زرش کے سامنے آتے ہوئے اس نے سوال کیا، اسکے چہرے پر گہرا صدمہ تھا۔

"کف لنکس؟ کیا واقعی یہ کف لنک ہے؟" زرش نے تعجب سے سوال کیا۔

"بنیں نہیں، سنبھال کر تو ایسے رکھا ہے جیسے کسی کی آخری نشانی ہو؟" زرش نے اسکے ہاتھ سے وہ بیگ تھاما۔

www.novelsclubb.com

"یہ کف لنک کہاں سے لگ رہا ہے؟ یہ تو عام سا کالے رنگ کا پتھر ہے، میں پچھلے کئی دنوں سے سرچ کر رہی ہوں یہ کونسا پتھر ہے۔"

یہ کف لنک ہی ہے، اسکا آدھا حصہ شاید ٹوٹا ہوا ہے، میں نے کسی کو بالکل ایسے ہی کف لنکس پہنے ہوئے دیکھا بھی ہے پر مجھے یاد نہیں۔" زوہا نے بیگ سے نکال کر اسے نظروں کے سامنے کرتے ہوئے سوچا۔

یہ کیا ہے وہ چھوڑیں، آپ مجھے یہ بتائیں یہ کس کی آخری نشانی لیے گھوم رہی ہیں؟"امل" کا انداز بڑی بہنوں جیسا تفتیشی تھا۔

شاید نوشابہ کے قاتل کی!"زرش کو اپنی آواز کہیں گہرائی سے آتی سنائی دی تھی۔"

کیا؟"تینوں نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا۔"

زرش کی سوچ اسے وقت میں پیچھے لے گئی جب اسکی کالیگ نے اس پر ایک انکشاف کیا تھا۔

اس روز وہ لڑکی چھت پر اکیلی نہیں تھی۔"اسکی بات پر زرش نے گہرا سانس لیا۔ "

کوئی ثبوت؟"زرش کے سوال پر اس نے گردن نہ میں ہلائی۔"

نہیں ثبوت نہیں ہے میرے پاس لیکن میں نے اس کے سیڑھیوں پر جانے کے پندرہ" منٹ بعد کسی اور کو بھی اوپر جاتے دیکھا تھا۔ مجھے یقین ہے وہ کوئی مرد تھا، میں چہرہ نہیں

دیکھ پائی اور نہ ہی مجھے اسکا عکس یاد ہے۔اس شخص کے اوپر جانے کے تقریباً آدھا گھنٹہ بعد وہ چھت سے گری تھی۔ جیسے ہی اسکے گرنے کی خبر ملی ہم سب چھت کی جانب بھاگے تھے پر وہاں کوئی نہیں تھا۔ہم لفٹ سے گئے تھے شاید وہ شخص سیڑھیوں سے واپس آیا ہو۔"

"آپ نے کونسے فلور کی سیڑھیوں پر اسے دیکھا تھا؟"

"فورتھ فلور کی سیڑھیوں پر۔"

توآپکو کیسے پتہ چلا کہ وہ اسی کے پیچھے گیا؟ہو سکتا ہے اسے ففتھ فلور پر کوئی کام ہو۔""

زرش کا انداز بازپرس کرنے والا تھا۔

اس شخص کی عجلت نے بتایا تھا کہ وہ اسی کے پیچھے گیا تھا۔آپ بتائیں جس بلڈنگ میں" لفٹ کی سہولت موجود ہو وہاں کوئی ایسا شخص جو انتہائی عجلت میں پہنچنا چاہتا ہو وہ لفٹ کی بجائے سیڑھیاں کیوں استعمال کرے گا؟"

کیونکہ سیڑھیوں والی سائڈ پر کوئی سی سی ٹی وی کیمرہ نہیں ہے۔"زرش بے اختیار بولی" تھی۔

آپ نے پولیس کو بیان دیا؟"زرش نے سوال کیا تو اس نے گردن نفی میں ہلادی۔"

میں بیان نہیں دوں گی کیونکہ یہ قتل کیس ہے، میں اپنے گھر کی واحد کفیل ہوں میں اس" کیس میں شامل نہیں ہونا چاہتی، میں نے یہ سب آپکو بتایا کیونکہ میں جانتی ہوں آپ اچھی لڑکی ہیں مجھے آپ سے ہمدردی ہے اور مجھے یقین ہے آپ کبھی مجھے اس سب میں نہیں لائیں گی۔"زرش اسے دیکھ کر رہ گئی۔

شکریہ! میں وعدہ کرتی ہوں آپکا نام نہیں آئے گا۔"زرش مسکرا کر بولی تھی۔ "

"بس ایک بات بتادیں کہ اس شخص کا حلیہ کیسا تھا؟"

پتہ نہیں بس اتنا یاد ہے اس نے بلیک جینز کے ساتھ پتہ نہیں جیکٹ تھی یا شرٹ لیکن سر" پر بلیک ہڈ تھی۔"زرش نے گہرا سانس لیا۔

"اور ہائٹ کا اندازہ؟"

پتہ نہیں لیکن عام لڑکوں کی ہائٹ سے تھوڑی زیادہ ہی تھی، شاید چھ فٹ کے قریب" "قریب۔

مطلب اسکی شناخت مشکل ہے۔"زرش کے مایوسی سے کہنے پر اس نے اثبات میں سر" ہلایا۔

ایک اور عکس اسکی نظر کے سامنے آیا،کورٹ کے دروازے سے بلیک پینٹ اور ہڈ پہنے تقریباً چھ فٹ کا کوئی مرد عجلت میں نکلتا ہوا۔

یہ نوشابہ تمہاری وہی کلائنٹ ہے نا جس نے خودکشی کی؟"ردا نے الجھ کر پوچھا۔"

"ہاں"

"تم قتل کیوں کہہ رہی ہو؟اس نے تو خودکشی کی تھی، بابا بتا رہے تھے۔"

ہمم! خیر فل حال اس بات کو چھوڑو یہ بتاؤ آمنہ کیوں نہیں آئی پھوپھو کے ساتھ؟""

زرش نے بات بدلنا بہتر سمجھا لیکن وہ اندر کہیں بہت بری طرح الجھ گئی تھی، غیر محسوس انداز میں اس نے زپ لاک بیگ کو اپنی مٹھی میں دبایا تھا۔

www.novelsclubb.com

تمہارا آمنہ سے کانٹیکٹ نہیں ہے؟"ردا نے سنجیدگی سے سوال کیا۔"

ہے لیکن بس ایک دوسرے کے سوشل میڈیا سٹیٹس اور سٹریکس دیکھنے تک کا! کبھی کبھار بات بھی ہو جاتی ہے لیکن وہ حال چال سے آگے نہیں بڑھتی۔ رداوقت اور زمین کے فاصلے رشتوں میں بھی دوریاں پیدا کر دیتے ہیں۔"

اس نے دراب بھائی سے شادی سے انکار کر دیا ہے، اور شاید اسی لیے نہیں آئی۔" امل اور زوہا کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔

"کیا دراب راضی ہے؟"

"ہاں وہ ہی تو آمنہ سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔"

اووو! لَو میٹر ہمم!" دانتوں کی نمائش کرتی ہوئی امل بولی تو زرش نے اسے گھور کر دیکھا۔

اب یہ مت کہیے گا امل بڑوں کی باتیں نہیں سنو یا درمیان میں مداخلت نہیں کرو، اب میں بڑی ہو گئی ہوں، آفٹر آل کچھ مہینوں میں میں ایٹین کی ہونے والی ہوں، آفیشل اڈلٹ! ہاں زوہا چھوٹی ہے اسے کمرے سے نکالا جا سکتا ہے۔" اپنی مسکراہٹ روک کر آنکھوں سے زوہا کی جانب دیکھتے ہوئے امل بولی تو زوہا کا منہ کھل گیا۔

میں بھی بڑی ہوں۔دو مہینوں بعد میں بھی نانتھ کلاس کی سٹوڈنٹ ہو جاؤں گی۔"زوہا" تیزی سے بولی اس سے پہلے کہ واقعی اسے چھوٹا سمجھ کر کمرے سے نکال دیا جائے۔اس کے معصومیت سے اپنے بڑے ہونے کی دلیل دینے کی دیر تھی کہ زرش اور ردا قہقہہ لگا کر ہنسی تھیں۔

ردا آپی آپکو پتہ ہے ایک اور لوّسٹوری ادھوری ہے کیونکہ اسکی ولن زرش آپی ہیں۔""" زرش اور ردا کے ہنسنے پر امل کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اسے اور زوہا کو بھی بڑا کانسیڈر کر لیا گیا تھا وہ اب بول سکتی ہیں۔

اچھا کس کی لوّسٹوری کی ولن زرش ہے؟"ردا نے ہنستے ہوئے سوال کیا۔ردا نے محسوس" کیا تھا کہ امل کی موجودگی میں نان سٹاپ ہنسی کے لیے تیار ہو جاؤ۔زرش نے بھی اپنی ہنسی روکتے ہوئے امل کو دیکھا تھا اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ امل کے دماغ میں کیا چل رہا ہے اور وہ کیا بولنے والی تھی۔ساتھ لیٹی زوہا نے امل کے کھلے بالوں کی ایک لٹ کھینچ کر اسے آنکھوں کے اشارے سے روکا لیکن وہ امل ہی کیا جو رک جائے،ردا کی ہنسی نے اسے شہہ دے دی تھی اب کس کی مجال جو امل کو روک سکے؟

"یہ سائیکالوجسٹ صاحبہ کسی ایسے شخص کی لوسٹوری کی ولن ہیں جو پچھلے کئی سالوں سے شاید پانچ یا چھ سالوں سے اسی ولن پر فدا ہے، اور اب جب اس نے پرو پوزل بھیجا تو سائیکالوجسٹ صاحبہ نے اپنے ولن والے رول پر ایکٹو ہوتے ہوئے بری طرح اس پرو پوزل کو ریجکٹ کر دیا۔" امل دانت دکھاتے ہوئے اعتماد سے بول رہی تھی جبکہ زوہا نے غیر محسوس انداز میں اپنا چہرہ بلینکٹ میں چھپاتے ہوئے شدت سے سوچا، کاش اللہ نے امل کو اتنی لمبی زبان کی جگہ تھوڑی زیادہ عقل دی ہوتی، کاش!

زرش کی مسکراہٹ سمٹی تھی، جبکہ ردا نے چونک کر زرش کو دیکھا، اور زرش کا چہرہ گواہی دے رہا تھا کہ امل مزاق نہیں کر رہی۔

"اور آپکو پتہ ہے سب چاہتے ہیں کہ زرش آپی کی شادی مستقیم بھائی سے ہو جائے سوائے زرش آپی کے، انہیں پتہ نہیں سعد بھائی میں ایسا کیا نظر آ رہا ہے کہ مستقیم بھائی کے پرو پوزل کو ریجکٹ کر دیا۔" امل اب شکوہ کرتے ہوئے بولی تھی وہ واقعتاً زرش کے چہرے کو نظر انداز کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

مستقیم؟"ردا چونکی تھی،اور زرش کا دل چاہا تھا اس امل نامی فسادن کو اٹھا کر باہر برف کی کسی چوٹی سے پھینک دے۔

ہاں مستقیم جبرائیل! آنی کے چھوٹے بیٹے،اور مائرہ آپی کے دیور۔اس طرح سے زرش" آپی کے اور ہمارے بھی کتنے فائدے ہیں،انہیں امریکہ بھی نہیں جانا پڑے گا وہ ہمارے پاس ہی رہیں گی۔ہم سب مل کر رہیں گے۔اب تو مستقیم بھائی کا بھی ٹرانسفر لاہور ہو گیا۔ لیکن یہ ہیں کہ مان ہی نہیں رہیں،اب آپ ہی بتائیں اگر زرش آپی ان سے شادی نہیں کریں گی اسکا یہ تو مطلب نہیں کہ انکی کبھی شادی نہیں ہو گی، مستقیم بھائی کی جس سے شادی ہوئی اگر اس نے ہمیں گھر سے نکال دیا یا وہ مستقیم بھائی کو لے کر گھر سے الگ ہو گئی تو آنی اور ابو کا کیا ہو گا؟اور زرش آپی کی جس سے بھی شادی ہو گی وہ ہمیں چھوڑ کر چلی جائیں گی پھر میرا اور حدید کا کیا ہو گا؟اور اوہان بھائی بھی تو شادی کر لیں گے،اگر ان کی وائف نے ہمیں تنگ کیا جیسے امی بابا کے بعد تائی جان ہمیں تنگ کرتی..."بولتے بولتے امل کو کچھ غلط بول دینے کا احساس ہوا تو اس نے اپنی زبان کو دانتوں تلے دے کر بریک لگائی،ردا آپی کے سامنے تائی جان کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ایک دم سے کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

www.novelsclubb.com

امل نے چور نظروں سے زرش اور ردا کو دیکھا، زوہا نے بلینکٹ سے چہرہ نکالنے کی غلطی نہیں کی۔

زرش غصے سے امل کو گھور رہی تھی جبکہ رداد ھیما سا مسکرا دی۔

لیکن امل اس ساری سٹیٹمنٹ میں مجھے ایک بھی زرش کا فایدہ سمجھ نہیں آیا، مجھے تو" سارے آپکے فائدے نظر آرہے ہیں۔" وقت نے اور حالات نے ردا کو بھی تکلیف دہ یادوں پر پاؤں رکھ کر انہیں کچل کر آگے نکل جانا سکھادیا تھا اسی لیے اس نے امل کی آدھی بات کو نظرانداز کیا، بے شک اسے تکلیف ہوئی تھی۔ زرش نے چہرہ اٹھا کر ردا کو دیکھا، اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی، نرم سی لیکن پتہ نہیں کیوں زرش اس مسکراہٹ کے پیچھے چھپی تکلیف اور شرمندگی محسوس کر پارہی تھی۔

نہیں زرش آپی کا بھی فایدہ ہے، انہیں ہم سے دور نہیں جانا پڑے گا، اور مستقیم بھائی" "...اتنے اچھے ہیں

امل !"زرش نے اسے ٹوکا تھا۔"

"تمہاری اب آواز نہ آئے، اٹھو لائٹ آف کرو اور سو جاؤ۔"

"...لیکن ہم بات"

امل چاہتی ہو کہ تمہیں باہر نکال دوں؟" زرش اس بار سختی سے بولی تھی۔"

اوکے!" زرش کے سختی سے کہنے پر امل اٹھ کر لائٹ آف کر آئی اور بلینکٹ لے کر لیٹ گئی۔

مل گیا سکون؟ میں نے روکا بھی تھا، تم نے اپنی بات سے نہ صرف زرش خالہ بلکہ ردا خالہ کو بھی ہرٹ کیا ہے۔" زوہا اس کے قریب ہو کر سرگوشی میں بولی تھی۔

میرا مقصد ہی یہی تھا!" امل مسکرا کر سرگوشی میں بولی تھی۔"

تم دیکھتی جاؤ، آگے آگے میں کرتی کیا ہوں۔" گہری مسکراہٹ چہرے پر سجائے امل" نے آنکھیں بند کی تھیں۔

www.novelsclubb.com

زرش اور ردا بھی سونے کے لیے لیٹ گئیں پر دونوں کے دماغ اس وقت پر سکون نہیں تھے، ایک کے دماغ میں نوشابہ کا قتل اور کف لنک گھوم رہا تھا جبکہ دوسری کے دماغ میں مستقیم جبرائیل۔ ایک ایسا شخص جس نے انکا گھر بکھیر دیا، کیا اسے زرش کو بتانا چاہیے؟ آنکھیں بند کرتے ہوئے اس نے سوچا۔

لیکن اگر وہ ایک پردہ اٹھائے گی تو اس سے جڑے تمام پردے بھی اٹھیں گے، کیا اس میں ہمت ہے ان کا سامنا کرنے کی؟ سوچوں میں گم وہ نیند کی وادیوں میں اترتے گئیے۔

••••••••••••••••••••••••••••

اوہان کیا تمہارا واپس جانا ضروری ہے؟" وہ افسردگی سے پوچھ رہی تھی۔"

"اگر فیلڈ پر ایمرجنسی نہ ہوتی تو بالکل نہیں جاتا۔"

یہ کیا بات ہوئی اوہان بھائی کو بھیجنا ہے تو بھیجیں ہمیں ساتھ کیوں بھیج رہی ہیں؟" امل" منہ بنا کر بولی تھی۔

امل زوہا اور ازلان اپنے پیرنٹس سے اداس ہو جائیں گے۔ وہ اتنے دن یہاں نہیں رہ" سکتے۔ اسی لیے آپکو اور حدید کو بھی واپس جانا ہے۔ اور ویسے بھی کچھ ہی دنوں میں سب نے دوبارہ ادھر آنا ہی ہے منگنی کے لیے، آپ تب آجانا۔"

www.novelsclubb.com

ہم تو اداس نہیں ہوتے اپنے پیرنٹس سے، ہم تو سالوں سے ان کے بغیر رہ رہے ہیں پھر" یہ کیوں نہیں رہ سکتے۔ اور جو اداس ہے اسے بھیج دیں۔ پھوپھو میں نہیں جاؤں گی۔"

پھوپھو کو اندر آتا دیکھ امل فوراً انکی جانب بڑھی۔تایا جان اور پھوپھو بھی آج مری آئے ہوئے تھے۔

میں نہیں اداس ہوئی، میں بھی نہیں جاؤں گی۔"زوہا بھی پھوپھو کی دوسری طرف" کھڑی ہوتی بولی۔

صرف ازلان کو بھیج دیتے ہیں نا اوہان بھائی کے ساتھ، میں بھی یہاں احمد بھائی کے ساتھ" رہنا چاہتا ہوں۔"حدید نے آسان حل پیش کیا۔

میں بھی نہیں جاؤں گا۔"ازلان بھی ہلکی سی آواز میں بولا۔ لیکن اسے گھر کی یاد بھی" آ رہی تھی.

اوہان بچوں کو رہنے دو تم جاؤ۔ ویسے بھی میں نے ایک دو دنوں میں لاہور کا چکر لگانا ہے" تب ساتھ لے آؤں گی۔کچھ دن بچوں کو یہیں رہنے دو۔"پھوپھو مسئلہ حل کرتی ہوئی بولیں تو بچے خوشی سے چیخ اٹھے تھے۔اوہان انکی خوشی دیکھ کر بس مسکرا دیا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••

اوہان واپس لاہور چلا گیا تھا، جس انڈسٹری میں وہ جاب کرتا تھا وہاں ایمرجنسی کے باعث تمام اینجینئرز کو بلایا گیا تھا۔ آج شام باقی سب نے بھی اسلام آباد لوٹ جانا تھا۔

تایا جان کے ساتھ اس وقت پھوپھو اور تمام لڑکے باربی کیو کی تیاریاں کر رہے تھے۔

دراب صبح ہوتے ہی نکل گیا تھا، اسے کام تھا۔

پھوپھو اور تایا جان رات سے میرینیٹ ہوئے گوشت کو سیخوں پر لگا رہے تھے۔ احمد باربی کیو گرل کے سامنے بیٹھا تایا جان کے کہنے کے مطابق کوئلوں کو پھیلا رہا تھا، حدید قریب ہی پڑے پلاسٹک کے بیگ میں سے نکال نکال کر کوئلے احمد کو دے رہا تھا اور ازلان ایک طرف پھوپھو اور تایا جان کے درمیان بیٹھا دستی پنکھے سے کوئلوں کو دہکا رہا تھا۔

گرل میں آگ تیار کرنے کے بعد اب سیخوں کو گرل پر ٹکا کر گوشت پکایا جا رہا تھا۔ ساتھ تایا جان اور پھوپھو اپنے بچپن کی باتیں بھی چھیڑ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ تایا جان بتا رہے تھے کہ انکے زمانے میں ایسے سارے کام نعیم کیا کرتا تھا۔ حدید چہرے پر مسکراہٹ لیے اپنے بابا کی کوکنگ میں مہارت سن رہا تھا۔

زرش، ردا، امل اور زوہا کاٹج سے تھوڑا فاصلے پر مارگلہ کی پہاڑی کی سڑکوں پر واک کے لیے گئی ہوئی تھیں۔

امل اور زوہا برف سے کھیلتی، تصاویر بناتی ان دونوں سے آگے تھیں جبکہ وہ دونوں اب بھی آہستہ آہستہ سڑک پر چلتیں سامنے پربتوں پر نگاہیں جمائے باتیں کرتی ہوئی جا رہی تھیں۔

کچھ فاصلے پر اونچائی سے آبشار گر رہی تھی، وہ پہاڑ کی چوٹی سے کئی فٹ نیچے سڑک کو ڈھانپتے ہوئے نیچے بہتے دریا میں گم ہو رہی تھی۔

امل زوہا زیادہ دور نہیں جانا!" وہیں ایک سرمئی بڑے پتھر پر بیٹھتے ہوئے زرش نے" آواز لگائی تھی۔

انہوں نے لمبے لمبے گرم کوٹ پہن رکھے تھے۔ آج پرسکون گرماہٹ لیے ہوئے سورج بھی نکلا ہوا تھا۔

مجھے نہیں پتہ تھا مارگلہ کی یہ پربتیں اتنی خوبصورت ہیں۔" دور دور تک پھیلے پہاڑی سلسلے" کو دیکھتے ہوئے ردا آنکھوں میں چمک لیے بولی۔

"پہلے نہیں آئی یہاں؟ "

آئی ہوں پر کبھی یوں گھومنے کا موقع نہیں ملا اور نہ ہی ایک بہترین ساتھی جسکے ساتھ ان"
پہاڑوں کی خوبصورتی کو سراہا جائے۔"ردا کی بات پر زرش ہنس دی تھی۔

آئی وش آمنہ بھی یہاں ہمارے ساتھ ہوتی۔"زرش حسرت سے بولی۔"

زرش مجھے یاد ہے تم نے ایم بی بی ایس میں ایڈمیشن لینا تھا پھر سائیکالوجی کی فیلڈ کیوں"
جوائن کی؟ کیا اس وجہ سے کہ آمنہ اور تم نے بچپن میں سوچا تھا کہ تم دونوں سائیکالوجی کی
فیلڈ میں جاؤ گے؟"آمنہ کے نام پر ردا کو کچھ یاد آیا تھا۔

نہیں! مجھے ایم بی بی ایس کرنا تھا ردا کیونکہ وہ بابا کا خواب تھا لیکن میں پورا نہیں کر پائی۔"
بابا کے بعد کوئی بھی میری ایم بی بی ایس کی فیس افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن نانو میرے
لیے اپنی پراپرٹی بیچنے کو تیار تھیں۔ وہ چاہتی تھیں کہ میں اپنے والدین کا خواب پورا کروں
لیکن میرے مارکس اتنے اچھے نہیں تھے کہ مجھے ایم بی بی ایس میں ایڈمیشن ملتا اور یوں بابا
کا خواب ادھورا رہ گیا۔ لیکن مجھے کوئی افسوس نہیں ہے۔ یہ شعبہ میرے لیے اللہ نے چنا

اور مجھے یقین ہے میں اسی شعبے کے لیے بنی ہوں۔"زرش کے چہرے پر مسکراہٹ تھی مطمئن سی مسکراہٹ۔

ردا تمہیں یاد ہے تم نے تھائی لینڈ جانے سے پہلے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں پڑھائی نہ " چھوڑوں لیکن تم نے خود پڑھائی چھوڑ دی کیوں؟"وہ گرتے پانی کے اڑتی چھینٹیں دیکھتے ہوئے سوال کر رہی تھی۔

دل نہیں چاہا زرش، تم لوگوں کے جانے کے بعد سب خراب ہو گیا سب !امی بابا میں " لڑائیاں اور پھر آخر کا طلاق، یہ آسان نہیں تھا۔اور زرش دں یا اب میری خواہش نہیں رہی، مجھے بس اتنی دنیا چاہیے کہ میری سانسوں کی ضرورت پوری ہوتی رہے بس !زرش میں نے بہت بھاگ لیا ہے دنیا کے پیچھے اب بس !"پانی سے نظریں ہٹائے زرش ردا کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"!لیکن ردا دنیا تو ضروری ہے نا"

اتنی بھی ضروری نہیں !ضروری دین ہے۔میں پہلے بھی دنیا کے پیچھے لگ کر اپنے دین" سے دور تھی، اور میں نے اپنے ماں باپ کو دنیا کے پیچھے دین کا سودا کرتے ہوئے دیکھا ہے

اور میں جانتی ہوں یہ کتنا گھاٹے کا سودا ہے اسی لیے میں نے دنیا کے پیچھے جانا چھوڑ دیا ہے۔"

"ردا! تمہیں سودا کرنے کو کون کہہ رہا ہے، دین اور دنیا کو بیلنس رکھو"

"دین اور دنیا کا بیلنس؟" اوپر آبشار کی سفید دھار کو دیکھتے ہوئے اس نے سوال کیا تو زرش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کیا یہ ممکن ہے؟" ردا کا انداز حیران کن تھا۔"

ہاں کیوں نہیں، میں تمہارے سامنے ایک مثال ہوں۔" زرش مسکرا کر بولی۔"

زرش کیا واقعی دین اور دنیا پلڑے کے دو حصوں میں برابر آ سکتے ہیں؟" وہ الفاظ نہیں" انداز تھا جس نے زرش کو چونکایا تھا۔

www.novelsclubb.com

مجھے تمہارا نہیں پتہ لیکن بیلنس لفظ مجھ جیسوں کے لیے نہیں ہے۔ میں ایک چیز کے" پیچھے بھاگتی ہوں تو دوسری مجھ سے چھوٹ جاتی ہے، دوسری کے پیچھے بھاگتی ہوں تو پہلی چھوٹ جاتی ہے۔ اسی لیے مجھے لگتا ہے دین اور دنیا میں بیلنس ممکن نہیں۔ دین دنیا نہیں

چھڑواتا لیکن دنیا اتنی ظالم شے ہے کہ دین چھڑوا دیتی ہے، دین اور دنیا کے بیلنس کے چکر میں میں دین کھو دیتی ہوں۔" زرش ایک دم سن ہو گئی تھی۔

تمہیں پتہ ہے زرش یہ 'سات سال' لوگوں کو لگتا ہے میں نے ضائع کیے ہیں پر میں " جانتی ہوں اور میرے اللہ جانتے ہیں کہ میں نے یہ سال ضائع نہیں کیے۔ میری سترہ سالہ زندگی اتنے سبق نہیں سکھا پائی تھی جتنے سبق ان گزرے سالوں نے سکھائے ہیں۔ زرش میں نے ان سالوں میں قرآن سیکھا ہے، اسی لیے میری زندگی کے سب سے قیمتی سال یہی ہیں۔ آگے نہ پڑھنے کی وجہ دین نہیں میرے حالات تھے لیکن میرے زندگی کے پچھتاووں میں پڑھائی چھوڑنے کا پچھتاوا نہیں!" ردا نے گردن پھیر کر سنجیدگی سے زرش کو دیکھتے ہوئے کہا۔ زرش خاموش رہی۔ اسکی زندگی کے پزلز میں سے ایک پزل مسنگ تھا، اور اس لمحے اسے احساس ہوا جیسے آخری پزل ردا نے اسے تھما دیا ہو، اب زرش کو صرف اسے سالو کرنا تھا۔

www.novelsclubb.com

زرش ایک بات پوچھوں؟" کچھ یاد آنے پر ردا نے سوال کیا۔ "

"ہاں!"

تم نے رات مستقیم جبرائیل کے پروپوزل کے انکار کی کئی وجوہات بتائیں اور وہ تمام کی "
"تمام بے معنی تھیں، میں اصل وجہ جاننا چاہتی ہوں۔

"یہی اصل وجہ ہے۔"

بتانا نہیں چاہتی؟"ردا کے سنجیدگی سے پوچھنے پر زرش نے گہرا سانس لیا تھا۔ تو آخر ردا "
سمجھ گئی تھی۔

میں واقعی بتانا نہیں چاہتی تھی کہ جو تم چھپانا چاہتی ہو وہ میں پہلے سے جانتی ہوں۔" "
زرش نظریں جھکا کر بولی۔

کب سے؟"ردا کی آنکھیں بھیگی تھیں، نا جانے حیرت سے، افسوس سے یا پچھتاوے "
سے؟۔

"!تمہارے تھائیلینڈ جانے کے بعد سے "

www.novelsclubb.com

زرش آپی دیکھیں ہم کن کو ساتھ لائے ہیں۔"دور سے آتی امل کی آواز نے وہاں چھایا "
فسوں توڑا تھا۔ امل اور زوہا کے پیچھے آتے دراب کے ساتھ آتے شخص کو دیکھ زرش دنگ
رہ گئی۔

یہ دراب کے ساتھ لڑکا کون ہے؟"ردا نے تعجب سے سوال کیا تھا۔ "

مستقیم جبرائیل!"زرش کے کہنے پر ردا نے شاک سے آتے شخص کو دیکھا تھا۔"

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com